اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ
بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ
یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ عَزَّ شَانُہٗ وَجَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ
وَتَبَارَکَ اسْمُہٗ وَتَعَالٰی جَدُّہٗ لَا امْثَالَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ
وَلَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا جَوَابَ لَہٗ وَلَا نِمِدَّ لَہٗ وَلَا . . . . . .
نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا وَنَبِیَّنَا وَشَفِیْعَنَا وَرَسُوْلَنَا وَھَادِیَنَا
اِمَامَنَا وَسُلْطَانَنَا وَکَرِیْمَنَا وَکَفِیْلَنَا وَحَبِیْبَنَا وَمَلِکَنَا وَاٰقَانَا
سَنَدَنَا وَطَبِیْبَنَا وَطَبِیْبَ قُلُوْبِنَا وَمَلْجَانَا وَمَاْوٰنَا وَغَوْثَنَا
غِیَاثَنَا وَغَیْوَثَنَا وَمُغِیْثَنَا وَشَیْنَا وَغَیْوَثَنَا وَغِیَاثَنَا وَمُغِیْثَنَا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

میرے بزرگو اور دوستو! یہ آیت کریمہ جو ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جان لو! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں نہ ان پہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ واضح ہو کہ خوف مستقبل کی بات کا ہوا کرتا ہے اور غم ماضی کی بات پہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے برعکس گذرے ہوئے واقعات خدشات کو محسوس کر کے خوف ہوا کرتا ہے اس کے برعکس گذرے ہوئے واقعات میں غور کر کے جبکہ وہ وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔ غم ہوا کرتا ہے۔ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ نہ تو انہیں ماضی پہ وقت کے گذر جانے کا غم ہوتا ہے اور نہ ہی مستقبل پہ آنے والے

وقت کا خوف ہوتا ہے چونکہ اللہ والے اللہ کے ولی ہیں۔ جب وہ اللہ کے ولی ہیں تو اللہ اُن کا ولی ہے جیسا کہ حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ؎

اولیاءُ اللہ اللہ اولیاء　　ہیچ فرقے درمیاں نبود روا

ترجمہ: جو اللہ کے ولی ہیں اللہ ان کا ولی ہے۔ تو اللہ اور اس کے ولی کے درمیان فرق روا جائز نہیں

یہاں پر ایک نکتہ سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے اس پر غور فرمائیں۔ ولی اور ولایت میں فرق ذہن نشین کریں۔ ولایت ایک منصب ہے، ایک مرتبہ ہے جس کا ولی حامل ہے یعنی ولی صاحب ولایت کو کہتے ہیں۔ مطلب واضح ہے کہ ولی کا الگ وجود ہے اور ولایت کا الگ وجود ہے۔ جیسے عالم اور علم کے فرق کو سمجھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ علم کا وجود ہے اور عالم کا الگ وجود ہے۔ عالم وہ ہے جو علم کے مرتبہ کا حامل ہے پس صاحب علم کو عالم کہتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی نبی اور نبوت کو سمجھیں۔ نبوت ایک منصب ہے ایک مرتبہ، نبی اس مرتبہ کا حامل ہے۔ کیونکہ نبی وہ ہے جو صاحب نبوت ہے۔ اب ولایت اور نبوت کے علم کا فرق ذہن نشین کریں۔

برادرانِ محترم! نبوت نے ارشاد فرمایا **عَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ** میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے یعنی میں تمام کائنات کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی۔ اس کے برعکس ولایت نے ارشاد فرمایا جیسا کہ غوث پاک سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لامکانی، غوث صمدانی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ میں تمام کائنات کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہوتا ہے۔ اب دونوں کے فرق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں ارشاد نبوت ہاتھ کی ہتھیلی ہے اور ارشاد ولایت ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلی پر رائی کا دانہ جو رکھا جائے تو اس کے شش جہات

میں سے یعنی دائیں بائیں، اوپر نیچے، آگے پیچھے میں سے ایک جہت جو نیچے کی طرف ہے وہ آنکھوں سے اوجھل ہے۔ شرقی، غربی، شمالی، جنوبی اور فوقی جہات نمایاں ہیں۔ لیکن تحتی جہت پردہ لیا ہے۔ اس کے برعکس نبوت کا ارشاد ہے ہاتھ کی چھیلی ہتھیلی سے یوں نمایاں ہے کہ کوئی جہت بھی پردہ میں نہیں ہے۔ پس جہاں ولایت انتہا کرتی ہے وہاں سے نبوت کی ابتداء ہوتی ہے۔ جیسے جہاں مادیت انتہا کرتی ہے وہاں سے روحانیت کی ابتداء ہوتی ہے۔

اب ذات باری تعالیٰ کے علم کے متعلق غور کریں کہ جس کی ذات بے حد ہے اس کے صفات بھی بے حد ہیں ایسا ہو نہیں سکتا کہ ذات بے حد ہو اور صفات محدود ہوں یا ذات محدود ہو اور صفات بے حد ہوں انسان کو پہلے علم ہوتا ہے پھر معلوم ہوتا ہے یعنی وہ علم کی منزل سے گذر کر معلوم تک پہنچتا ہے۔

میرے دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ کو اس کے برعکس یوں سمجھو کہ اُسے پہلے سے معلوم ہے پھر علم ہے۔ اسی لئے اللہ والے بیان فرماتے ہیں کہ علم سے معلوم مقدم ہے انسان کے لئے علم مقدم ہے اور معلوم مؤخر ہے لیکن ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے معلوم مقدم ہے۔ اور علم مؤخر ہے۔

اسی مقام پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ذاتِ باری تعالیٰ کی معلومات نے ذات باری تعالیٰ کے نفس سے ذاتِ باری تعالیٰ کو علم عطا کر دیا۔ چونکہ وہ ذات بے حد ہے مجرد ہے۔ یکتا ہے اور لا انتہا ہی ہے کسی کا محتاج نہ ہے۔ پس خود ہی ایک مرتبہ میں عالم ہے۔ علم، عالم، معلوم یہ تینوں مرتبہ اسی ذات باری تعالیٰ کے ہیں جو بے حد ذات ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ کَانَ اللّٰہُ لَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئًا۔ ذاتِ باری تعالیٰ ہی تھی اس کے ساتھ کوئی شئی نہ تھی۔ تو جب اُس کے ساتھ کوئی شے نہ تھی تو اب بھی اس کے ساتھ

کوئی شے نہیں مانی جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ بَلِ الْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ تو جب کچھ نہ تھا اور ذات حق تھی تو اس کو سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ کوئی شے اس سے چھپی ہوئی نہ تھی۔ اس کی معلومات ایسی بیحد تھیں کہ اس کے علم کی کُنہ میں سب کچھ پہلے ہی معلوم تھا۔ وہ پہلے بھی علیم تھا اور اب بھی علیم ہے اور پھر بھی علیم رہے گا۔ وہ ماضی، حال اور مستقبل کی قید سے پاک ہے اس کی معلومات بھی ایسے ہی پاک ہیں۔ نہ اس کی ذات کے لئے قیدِ مکاں ہے اور نہ قیدِ زماں ہے اور نہ اس کی صفات کے لئے قیدِ مکاں ہے اور نہ قیدِ زماں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر علم سے احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ اس کا علم علّت معلول سے پاک ہے اور اس کا علم واسطے اور وسیلہ سے بھی پاک ہے۔ جیسے دھوئیں اور آگ کا علم انسان کو واسطے سے معلوم ہوتا ہے دھواں دیکھ کر انسانی علم کہہ اُٹھتا ہے۔ کہ وہاں پر آگ ہے دھوئیں کا وجود آگ کے وجود پر دلالت کرتا ہے تو انسان کو آگ کا علم دھوئیں کے وسیلہ سے حاصل ہوا۔ ذاتِ باری تعالیٰ کا علم ان معنوں میں نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ اس کا علم واسطہ کی علت سے اور وسیلہ کی علت سے پاک مانا جائے گا۔

میرے دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۵ ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا۔ اس کو لوحِ محفوظ میں۔ اور حدیث شریف میں آنحضرت سرکارِ دوعالم احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ذاتِ حق نے قلم کو ارشاد فرمایا۔ اُکْتُبْ فِیْ عِلْمِیْ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

اے قلم لکھ دے جو کچھ میرے علم میں ہے۔ اور جو کچھ ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ ذاتِ باری تعالیٰ نے حکم فرمایا اور قلم نے تعمیل کر دی۔ اسکا مقام پر

امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ نے مراۃ العارفین میں ارشاد فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنَ النُّوْنِ وَاَدْرَجَ فِی الْقَلَمِ ۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے نکالا (علم) نون سے اور درج کر دیا قلم کے منہ میں ۔ ذات باری تعالےٰ نے کلام اللہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۔ میں قسم کھاتا ہوں سیاہی کی اور میں قسم کھاتا ہوں قلم کی اور جو کچھ وہ سطر بنائے تو ذات باری تعالیٰ نے سیاہی، قلم اور سطر تین مرتبوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اسے یوں سمجھئے کہ سیاہی علم کا وہ مرتبہ ہے جہاں تمام معلومات چھپی ہوئی ہیں یا تمام حروف ، الفاظ، کلمہ، کلمات، کلام چھپی ہوئی ہے لیکن امتیاز نہیں کیا جا سکتا ہے اور ذات باری تعالیٰ کے علم کی کنہہ کی تہہ میں وہ سب کچھ معلوم ہے یعنی ذات باری تعالےٰ سے سیاہی کا مرتبہ بھی چھپا ہوا نہیں ہے پھر وہ معلومات قلم کے منہ میں درج کر دئے تو قلم کے مرتبہ میں بھی تمام معلومات مجمل درج کر دی گئیں پھر سطر کے مرتبہ میں وہ تمام معلومات مفصل اور متفرق جزئی جزئی ہو گئیں ۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ ۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے عقل کو پیدا کیا یہ تینوں مراتب اور تینوں مقام اور تینوں صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔ یعنی آنحضرت علیہ السلام ہی کے یہ تینوں مراتب ہیں۔ ذات باری تعالےٰ نے بھی حضور کے تینوں مرتبوں کی قسم کی کہ ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ کہ تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو سیاہی کے مرتبہ میں تھا اور اے محمدؐ تیرے اس مرتبہ کی قسم جب تو مرتبہ قلم میں جلوہ گر تھا اور اے محمدؐ تیرے اس مرتبہ کی قسم جو تو سطر میں جلوہ گر ہوا۔

نوٹ: حروف الفاظ کلمہ سب کے سب سطر میں جلوہ گر ہو کر رستہ ہی یاد مقام

ہے۔ جہاں علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

تو اب ذات باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ۔ (ترجمہ) ہر ایک چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا اس کو لوح محفوظ میں۔ تو حضرت مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

لوح محفوظ است پیش اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

(ترجمہ) لوح محفوظ اولیاء اللہ کے سامنے ہوتی ہے۔ جو کچھ وہاں پر محفوظ ہے وہ خطا سے غلطی سے پاک ہے۔ اب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم اللہ والے گذرے ہیں۔ جفر کا علم تو حضور کا غلام تھا۔ یہ آپ کی ادنیٰ کرامت ہے کہ حضور نے آج سے آٹھ سو سال پیشتر پیش گوئی ارشاد فرمائی اور وہ حرف بحرف پوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بعض حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور نے تقریباً "دو ہزار اشعار" سپرد قلم کئے ہیں۔ جن میں سے راقم الحروف کے پاس صرف دو صد اڑتالیس ۲۴۸ اشعار ہیں۔ بعض کی ردیف "می بینم" اور بعض کی ردیف پیدا شود ہے اور بعض قافیہ بیانہ، میرانہ، یگانہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ آپ مختلف شہروں میں سیاحت فرماتے ہوئے کشمیر تشریف لائے اور وہیں وصال فرمایا۔

انگریزوں کے متعلق مندرجہ ذیل شعر حضور نے ارشاد فرمایا ؎

آر بند اے عزیزاں ایں نکتہ از بیانہ
صد سال حکم الناں بر ملک ہند میداں

تو لارڈ کرزن نے اس پیشین گوئی کو ممنوع قرار دے دیا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہماری حکومت صرف سو سال ہندوستان میں رہے۔

اشعار عام سطح سے منتقل ہو گئے لیکن محبان اولیاء اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ قلمی بیاضوں میں سینوں میں، ذہنوں میں غلاف محفوظ چیز تھی

اب تو خیر حکومت پاکستان ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے ذہن میں ایک عرصہ سے خیال پیدا ہوا کہ ان اشعار کو یکجا جمع کر کے طباعت کرائی جائے تاکہ یہ مجموعہ محفوظ ہو جائے لہذا جناب میاں علی حسن صاحب جالندھری گلی نمبر۳ مین منٹگمری بازار کارخانہ بازار لائلپور کی وساطت سے یہ پیشگوئی انشاء اللہ اپنی طباعت کی منزل پوری کرے گی اور قارئین کرام فیضیاب ہوں گے۔ پس قارئین کرام دعائے خیر سے یاد فرماویں۔

متمنی دعا۔ حافظ محمد سرور نظامی

[illegible] گلی نمبر ۵

لائلپور

شجرۂ نسب حکومتِ مغلیہ

- امیر تیمور
  - سلطان محمد مرزا
    - سلطان ابوسعید مرزا
      - سلطان عمر شیخ مرزا
        - بابر (ظہیر الدین محمد) ۱
          - سلطان ہندال
          - سلطان عسکری
          - سلطان کامران
          - ہمایوں نصیر الدین محمد ۲
            - مرزا محمد حکیم والئے کابل
            - اکبر جلال الدین ۳
              - سلطان دانیال
              - سلطان مراد
              - جہانگیر نورالدین ۴
                - سلطان شہریار
                - سلطان جہانداد
                - شاہجہان شہاب الدین محمد ۵
                  - سلطان مراد بخش
                  - اورنگ زیب عالمگیر محمد محی الدین ۶
                    - سلطان کام بخش
                    - اکبر
                    - سلطان اعظم
                    - بہادر شاہ معظم ۷
                      - خجستہ اختر
                        - محمد شاہ ۱۰
                          - احمد شاہ ۱۱
                      - جہاندار شاہ ۸
                        - عالمگیر ثانی ۱۲
                          - عالم شاہ ۱۳
                            - اکبر ثانی ۱۴
                              - بہادر شاہ ثانی ۱۵
                      - سلطان عظیم الشان
                        - فرخ سیر ۹
                    - سلطان محمد
                  - سلطان شجاع
                  - دارا شکوہ محمد
                - سلطان پرویز
                - سلطان خسرو

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

آٹھ سو سالہ ۸۰۰

پیش گوئی

جناب حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ایچ۔ ایم "سرور" نظامی

میاں علی حسن جالندہری

راست گویم بادشاہے در جہاں پیدا شود — نام او تیمور شاہ صاحبقراں پیدا شود

میں سچ کہتا ہوں کہ ایک بادشاہ دنیا میں پیدا ہوگا۔ اس کا نام تیمور شاہ ہوگا اور وہ صاحبقراں ہوگا

از روئے تاریخ: تیمور شاہ ۱۳۹۸ء میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ ان دنوں محمد تغلق ہندوستان پر حکمراں تھا چنانچہ محمد تغلق جان بچاکر بھاگا اور شکست ہوئی تیمور شاہ ہندوستان پر قابض ہو گیا۔ پھر ہند سے زر کثیر لے کر واپس سمرقند چلا گیا۔ دہلی کے گرد نواح میں ۱۴۱۲ء میں فوت ہوا:

بعد ازاں میراں شاہ کشورستاں گردد پدید — والئ صاحبقراں اندر زماں پیدا شود

اس کے بعد میراں شاہ — سلطان محمد مرزا کشورستاں (دنیا) ظاہر ہوگا۔

اور یہ اس زمانے میں صاحبقراں تیمور شاہ کا والی ہوگا:

چوں کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا — بعد ازاں احوال شاہ انس و جاں پیدا شود

جب وہ مقام فنا سے بقا کی طرف عزم سفر کرے گا۔ تو اس کے بعد انسانوں اور جنوں کا بادشاہ ظاہر ہوگا یعنی سلطان ابو سعید مرزا جو بہادر بھی ہوگا۔ اور طاقتور حکمراں بھی ہوگا:

بعد ازاں گردد عمر شاہ شاہاں مالک رقاب — گر دآں ہم مدعی بس مہرباں پیدا شود

اس کے بعد عمر شیخ شہنشاہ مالک رقاب ہوگا۔ وہ بھی دعویٰ کرنے والا ہوگا اور بہت مہرباں ہوگا:

بعدہٗ گردد عمر شیخ مالک ایں زمیں — درمیان عیش و عشرت بے گماں پیدا شود

مصرع ثانی بھی اسی عمر شیخ کی شان میں جلوہ گر ہے۔

ترجمہ:۔ اس کے بعد عمر بن شیخ اس زمین کا مالک ہوگا۔ وہ بے گمان عیش و عشرت کے درمیان ظاہر ہوگا:

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ — پس دہلی والئ ہندوستاں پیدا شود

ترجمہ: شہنشاہ بابر اس کے بعد کابل کا بادشاہ پھر دہلی میں ہندوستان

کا والی ظاہر ہوگا:

از سکندر چوں رسد نوبت بہ ابراہیم شاہ ۔۔۔ ایں یقین داں فتنہ در ملک آں پیدا شود

جب سکندر سے ابراہیم بادشاہ تک نوبت پہنچ جائے گی۔ اس بات کو یقین

سے سمجھ کہ اس کی بادشاہی میں فتنہ ظاہر ہوگا۔ امیر تیمور کا مقرر کردہ نائب سیّد

خضر شاہ اور اس کے بعد تین دیگر جانشین علاؤ الدین تک برائے نام بادشاہ ہندوستان

کے رہے۔ پس ۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۱ء تک یہ خاندان سادات حکمران رہا۔ لودھی

خاندان کی حکومت ۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۱ء تک رہی:

شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ ۔۔۔ پس بہ دہلی والیٔ ہندوستاں پیدا شود

اس کے بعد بابر بادشاہ ملک کابل کا بادشاہ دہلی میں ہندوستان کا والی ظاہر ہوگا

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال ۔۔۔ ہم دراں افغاں یکے از آسماں پیدا شود

ترجمہ:- پھر ذات باری تعالیٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی۔

اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہوگا:

(ظہیر الدین محمد بابر) امیر تیمور کی پانچویں پشت سے تھا۔ بابر پانچ

مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ مگر ہر مرتبہ ناکام رہا۔ آخرکار دولت خان

حاکم پنجاب اور رانا سانگا والیٔ میواڑ نے ابراہیم لودھی سے ناخوش ہوکر

بابر کو ہندوستان پر حملہ آور ہونے کی دعوت دی۔ بابر نے موقع غنیمت

جان کر ۱۵۲۶ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور بعد از چار لڑائیاں لڑنے کے

پانچویں مرتبہ فاتح ہوا۔ اس کی حکومت ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک رہی:

باز نوبت از ہمایوں مے رسد از ذوالجلال ۔۔۔ ہم دراں افغاں یکے از آسماں پیدا شود

حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ ۔۔۔ وانکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود

چوں در ملکِ ایراں رود پیش اولادِ رسول ۔۔۔ تاکہ قدر و منزلتش از قدرداں پیدا شود
شاہِ شاہاں مہربانی ہا کند در حق او ۔۔۔ باوقار عزتش چوں خسرواں پیدا شود
تا زمانے آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند ۔۔۔ شیر شاہ فانی شود پسرش براں پیدا شود

ترجمہ:- پھر ذاتِ باری تعالےٰ کی طرف سے بادشاہی ہمایوں تک پہنچے گی اسی دوران قدرت کی طرف سے ایک افغان ظاہر ہوگا۔ ہمایوں بادشاہ کو حادثہ پیش آئے گا۔ اور اس کا نام شیر شاہ ہوگا۔ وہ دُنیا میں ظاہر ہوگا۔ ہمایوں ملکِ ایران میں جائے گا۔ پیغمبر کی اولاد کے پاس۔ تاکہ اس کی قدر و منزلت قدر دانوں والی جماعت سے ظاہر ہو۔ تو شہنشاہ اس کے حق میں مہربانی فرمائے گا۔ تاکہ اُس کی عزت کا وقار ایک حکمران کی حیثیت سے ظاہر ہو جب تک وہ ہندوستان پر لشکر کشی کرے گا۔ شیر شاہ مر گیا ہوگا۔ اور اس کا بیٹا اُس کی جگہ ظاہر ہو گیا ہوگا۔

شیر شاہ جو حسن خان جاگیر دار کا لڑکا تھا۔ صوبہ بہار کا منتظم تھا۔ پھر یہ سوتیلی ماں کے سلوک سے تنگ آکر حاکم بہار کا ملازم ہو گیا تھا۔ رفتہ رفتہ خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ اس وجہ سے ۱۵۴۰ء میں ہمایوں شیر شاہ پر حملہ آور ہُوا۔ لیکن شکست کھائی۔ پس شکست خوردہ ہو کر ایران کی حکومت میں پناہ گزین ہُوا۔ پھر ۱۵۴۵ء میں ایران کی امداد سے کابل اور قندھار فتح کیا۔ اور ۱۵۵۵ء میں ہندوستان پر دوبارہ قبضہ کیا۔ اس کی حکومت ۱۵۳۰ء سے ۱۵۵۶ء تک رہی۔

پس ہمایوں بادشاہ بر ہند قابض مے شود ۔۔۔ بعد ازاں اکبر شاہ کشورستاں پیدا شود

ترجمہ:- اس طرح ہمایوں بادشاہ ہندوستان پر قبضہ کرے گا۔ اس کے بعد اکبر ملک گیر بادشاہ ظاہر ہوگا۔ جلال الدین محمد اکبر ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک تخت نشین رہا۔

بعد ازاں شاہِ جہانگیر است گیتی پناہ — اینکہ آید در جہاں بدرِ جہاں پیدا شود

ترجمہ:- اس کے بعد جہانگیر عالم پناہ ہوگا۔ یہ تخت پر جلوہ گر ہوگا۔ تو جیسے ب کامل کی طرح ظاہر ہوگا:

جہانگیر نور الدین محمد سنہ ۱۶۰۵ء سے سنہ ۱۶۲۷ء تک تخت نشین رہے:

چوں کند عزمِ سفر آں ہم سوئے دار البقا — ثانی صاحبقراں شاہجہاں پیدا شود

ترجمہ:- جب وہ دار البقاء کی طرف سفر کرے گا۔ تو صاحب قرآں ثانی یعنی شاہجہاں ظاہر ہوگا:

بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند — تا کہ پسرش خود بہ پیشش آں زماں پیدا شود

قرن سے زیادہ یعنی چالیس سال سے کم بادشاہی کرے گا۔ جب اس کا بیٹا اس کے سامنے ہی اُس وقت تخت پر جلوہ افروز ہوگا:

فتنہ ہا در ملک آید نیز بس گردد خراب — از عجائب ہا بود گر آب و ناں پیدا شود

اس کے عہد میں فتنہ و فساد ہوگا۔ اور ملک کی حالت بہت خراب ہو جائے گی۔ اس وقت آب و نان بیسر ہونا بھی موجب حیرت ہوگا:

در تحیر خلق ماند چوں چنیں گردد جہاں — مشتری از آسماں آتش فشاں پیدا شود

جب دُنیا میں اس طرح ہو جائے گا۔ تو خلقت پریشان ہو جائے گی۔ آسمان سے مشتری آگ برسانے والا ظاہر ہوگا:

ہمچناں دو عشر باشد بادشاہی او کند — تا ز فرزندانِ او کوچک ازاں پیدا شود

ترجمہ:- اسی طرح بیس سال تک سی کی وہ بادشاہی کرے گا حتیٰ کہ اُس کے بیٹوں میں سے چھوٹا لڑکا اس پر ظاہر ہوگا۔

ادر تُو پُر کند آواز خود اندر جہاں — والیِ ایں خلق عالم بیگماں پیدا شود

ترجمہ:- وہ اپنی آواز کو دُنیا میں قوت کے ساتھ بھر دے گا۔ وہ اس جہان

کی خلقت کا والی بیگماں ظاہر ہوگا۔

شاہجہان شہاب الدین محمد کی حکومت ۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۸ء تک رہی اس کے دو لڑکے دارا شکوہ اور اورنگ زیب تھے۔ ان کے درمیان فسادات برپا ہوئے۔ اور آپس میں بدسلوکی ہوئی۔ رعایا بھی دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ۱۶۵۸ء میں دارا شکوہ اور اورنگ زیب کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جس میں دارا فرار ہوا۔ اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ اورنگ زیب نے اس کی گرفتاری کی جدّوجہد جاری رکھی۔ بالآخر سندھ کے افغان جاگیردار ملک جیون خان نے روپے کی لالچ میں آکر دارا کو اورنگ زیب کے سپاہیوں کے حوالہ کر دیا۔ جب دارا دہلی پہنچا۔ تو مفتیانِ وقت نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ اور دارا قتل کیا گیا۔ اورنگ زیب عالمگیر محی الدین کی حکومت ۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء تک رہی۔

اندر آں اثنا قضاء از آسماں گردد پدید وآنکہ نام او معظم در جہاں پیدا شود

اسی اثناء میں آسمان کی طرف سے ایک فیصلہ ظاہر ہوگا معلوم ہو کہ اس کا نام معظم ہوگا۔ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا۔

بہادر شاہ معظم ۱۷۰۷ء سے ۱۷۱۲ء تک حکمران رہا۔

خلق گردد جمع در دورانِ او گردد اماں بر جراحت ہائے عالم مرہم آں پیدا شود

ترجمہ:- اس دوران میں خلقت جمع ہو جائے گی اور امن و امان ہو گا جہاں کے زخموں پر وہ مرہم کی طرح ظاہر ہوگا۔

ایں چنیں تا چند سالے پادشاہی او کند او فنا گردد ز عالم پسر آں پیدا شود

ترجمہ:- اس طرح چند سال تک وہ بادشاہی کرے گا۔ وہ اس جہان سے ختم ہو جائے گا۔ تو اس کا بیٹا ظاہر ہوگا۔

بہادر شاہ معظم کا لڑکا جس کا نام فرخ سیر تھا۔ اس کی حکومت ۱۷۱۶ء سے ۱۷۱۹ء تک رہی۔ جو کہ برائے نام حکومت تھی۔

از طفیلِ مقدمش آید جہاں در اعتدال غم حسد بیروں مسرت در جہاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے آنے کے طفیل سے (وسیلہ سے) دنیا اعتدال پر آجائے گی۔ حسد اور غم دور ہو جائیں گے۔ اور جہان میں خوشی ظاہر ہو گی۔

بعد ازاں شاہِ قوی بازو محمد بادشاہ او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے بعد محمد بادشاہ زور آور قوت والا۔ ملک ہندوستان میں آئے گا۔ اور حکمراں ظاہر ہو گا۔

محمد شاہ کی حکومت ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۰ء تک ملک ہندوستان پر رہی۔

ہمچناں دو عشر یک سالے بود فرمانِ او آں پس آید سرے از سروراں پیدا شود

محمد شاہ کی حکومت ۱۷۱۹ء اور ۱۷۴۰ء کا فرق اکیس سال ہے۔

ترجمہ:۔ اس طرح اس کا حکم اکیس سال رہے گا۔ وہ ظہور میں آئے گا پس سرداروں میں سے ایک سردار ظاہر ہو گا۔

نادر آید ز ایراں ستاند تختِ ہند قتلِ دہلی پس بزور تیغ آں پیدا شود

نادر شاہ ایران سے آئے گا۔ ہندوستان کا تخت چھین لے گا۔ اہل دہلی کا قتل اس کی تلوار کے زور سے ظاہر ہو گا۔ نادر شاہ کا حملہ ہندوستان پر ۱۷۳۹ء میں ہوا۔ نادر شاہ ایک معمولی چرواہا تھا۔ اپنی قابلیت سے ترقی کر کے ایران کا بادشاہ بن گیا۔ بعد میں کابل اور قندھار پر قابض ہو گیا۔ ہندوستان کی حکومت کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ۱۷۳۹ء میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ محمد شاہ نے شکست کھا کر صلح کی التجا کی۔ نادر شاہ نے محمد شاہ نے جہان کی حیثیت سے دہلی پر راج کیا۔ [illegible] چند روز بعد کسی نے [illegible] نادر شاہ

مارا گیا۔ اس پر دہلی کے سپاہیوں نے نادر شاہ کے بہت سے سپاہی قتل کر ڈالے۔ جس پر نادر شاہ آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے دہلی میں قتلِ عام کا حکم دے دیا۔ بارہ گھنٹے کے اندر اندر ڈیڑھ لاکھ کے قریب باشندگانِ دہلی قتل ہوئے۔ آخر محمد شاہ کی التجا پر نادر شاہ نے قتلِ عام بند کرایا۔ قریباً دو ماہ دہلی میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم رکھا۔ بعد ازاں کوہِ نور ہیرا اور تختِ طاؤس اور بے شمار دولت لے کر ایران واپس چلا گیا۔ اور حکومتِ ہند کو مفلس کر گیا۔

چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں تاجدار　　رخنہ در خاندانش از میاں پیدا شود

ترجمہ:۔ جب وہ تاجدار ہند عالم فنا سے بقا کی طرف سفر کا عزم کرے گا۔ اس کے خاندان میں ایک رخنہ اس کے درمیان میں سے ظاہر ہو گا۔

بعد ازاں شاہ قوی زور زیست احمد پادشاہ　　او بملکِ ہند آید حکم آں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے بعد احمد بادشاہ قوی زور رہے۔ وہ ہندوستان کے ملک پر جلوہ گر ہو گا اور اس کا حکم ظاہر ہو گا۔

محمد شاہ (رنگیلا) کی وفات کے بعد اس کا لڑکا احمد شاہ حکمران ہوا جس کی حکومت برائے نام چند سالہ تھی۔ بڑے بڑے سردار باہمی جنگ و جدل میں مصروف رہے۔ روہیلوں نے بغاوت کر دی۔ اس کے فرو کرنے پر احمد شاہ کو مرہٹوں سے مدد حاصل کرنا پڑی۔ ۱۷۵۲ء میں احمد شاہ درانی نے پنجاب پر حملہ کیا جس میں اسے فتح ہوئی۔ پنجاب کا علاقہ درانی سلطنت میں شامل ہوا۔ ۱۷۵۴ء میں احمد شاہ کو اس کے وزیر غازی الدین پسر آصف جاہ نظام الملک والئی دکن نے اندھا کر کے تخت سے اتار دیا۔ عالمگیر ثانی کو [illegible] بادشاہ بنا دیا۔ جو ۱۷۵۹ء تک حکمران رہا۔ محمد شاہ کی

حکومت ۱۷۴۰ء سے ۱۷۵۴ء تک رہی۔ اس کے بعد عالم شاہ جو عالمگیر ثانی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی حکومت ۱۷۵۹ء سے لے کر ۱۸۰۶ء تک رہی اور اکبر ثانی ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء تک حکمران رہا۔ اور بہادر شاہ ظفر ثانی ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک برائے نام شہنشاہ ہندوستان رہا۔ لیکن ان کے متعلق کوئی شعر ہمیں دستیاب نہیں ہوا۔

شاہِ بابر پادشاہ باشد پس از وے چند روز دُرمیانش یک فقیر از سالکاں پیدا شود

ترجمہ :- وہ جو بابر بادشاہ ہوگا اس کے چند روز بعد۔ اس کے درمیان سالکوں میں سے ایک فقیر ظاہر ہوگا۔

نامِ اُو نانک بود آرد جہاں با وے رجوع گرم بازارِ فقیرِ بیکراں پیدا شود

ترجمہ :- اس کا نام نانک ہوگا۔ دُنیا اس کی طرف رجوع کرے گی۔ اس بے اندازہ فقیر کا گرم بازار ظاہر ہوگا۔ یعنی چرچا ہوگا۔

دُرمیانِ ملکِ پنجابش شود شہرت تمام قوم سکھانش مرید و پیراں پیدا شود

ملکِ پنجاب کے درمیانی حصہ میں اُس کی بڑی شہرت ہوگی۔ سکھ قوم اس کی مرید ہوگی۔ اور ان کا وہ پیر نمایاں ہوگا۔

نوٹ :- لفظ سکھ کو لکھتے وقت اُردو میں کھ استعمال ہوتی ہے۔ لیکن فارسی میں ہاتھے لاہوری استعمال کی جاتی ہے۔ دو آنکھوں والی ھا استعمال نہیں کی جاتی۔

باوا گورو نانک صاحب کی پیدائش ۱۴۶۹ء میں ہوئی اور وفات ۱۵۳۸ء میں ہوئی۔

قوم سکھانش چیرہ دستی ہا کنند در مسلمین تا چہل اینچ ز بدعت اندراں پیدا شود

ترجمہ :- سکھ قوم مسلمانوں پر بہت ظلم و ستم کرے گی۔ یہ ظلم در بدعت چالیس

سال تک اُس میں ظاہر ہو گا۔

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملکِ ہندوستاں تمام تا صدی حکمش میانِ ہندوستاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے بعد عیسائی تمام ملک ہندوستان پر قبضہ کر لیں گے۔ سو سال تک ان کا حکم ہندوستان پر جلوہ گر رہے گا۔

ظلم و عداوت بیحد چوں فزوں گردد بر ہندوانیاں از نصاریٰ دین و مذہب را زیاں پیدا شود

ترجمہ:۔ جب اہل ہند پر ظلم اور عداوت کی زیادتی ہو جائے گی۔ اور عیسائیوں کی طرف سے دین و مذہب کو نقصان ظاہر ہو گا۔

ملک ہندوستان پر عیسائیوں کی حکومت پورے سو برس رہی یہی وہ شعر ہے جس کی وجہ سے لارڈ کرزن نے یہ پیش گوئی قانوناً ممنوع قرار دے دی تھی۔ اور فتنہ مرزائیاں (مرزا غلام احمد قادیاں) انگریزوں کا ہی بویا ہُوا بیج ہے۔ اس کی وجہ سے دین اسلام کو عیسائیوں نے کافی نقصان پہنچایا۔

احتواء ساز د نصاریٰ را فلک در جنگ جیم نکبت و ادبار ایشاں را نشاں پیدا شود

ترجمہ:۔ جرمن کی جنگ میں آسمان عیسائیوں کو مبتلا کر دے گا۔ تباہی اور بربادی کا نشان ان کے لئے ظاہر ہو گا۔ عالمگیر جنگ اول جو ۱۹۱۴ء سے شروع ہو کر ۱۹۱۸ء تک رہی۔ جرمنی سے لڑی گئی۔ پھر اکیس سال بعد دوبارہ ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۹۴۵ء تک جرمنوں سے عیسائیوں کی طرف سے لڑی گئی۔

نوٹ:۔ ان جنگوں میں از روئے مذہب عیسائیوں کے لئے تباہی اور بربادی ہُوئی۔ چونکہ دونوں ہی اہلِ جرمن اور اہلِ برطانیہ عیسائی ہی تھے۔ از روئے قومیت وہ جرمنی کے باشندے اور وہ برطانیہ کے باشندے تھے۔

فاتح گردد نصاریٰ لیکن از تاراج جنگ ضعف بیحد در نظام حکم شاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اہلِ برطانیہ عیسائی جرمنوں پر فتح پا گئے۔ لیکن جنگ کی تباہ کاری

سے ان کے نظام حکم میں بہت زیادہ کمزوری ظاہر ہوگی۔ (جس کی بنا پر ہندوستان
چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے)

واگزارند ہند را از خود مگر از مکر شاں   خلفشار جانگسل در مرمان پیدا شود

ترجمہ:۔ عیسائی ہندوستان کو اپنے آپ چھوڑ جائیں گے۔ لیکن ان کے
مکر سے ایک جان لیوا جھگڑا لوگوں میں ظاہر ہوگا۔

دو حصص چوں ہند گردد خون آدم شد رواں   شورش و فتنہ فزون از گماں پیدا شود

ترجمہ:۔ چونکہ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اس لئے انسانوں کا
خون جاری ہوگا۔ شورش اور فتنہ وہم و گماں سے بھی زیادہ ظاہر ہوگا۔

لامکاں باشند ز قہر ہنداں مومن بسے   غیرت ناموس مسلم را زیاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اکثر مسلمان ہندوؤں کے غیظ و غضب سے بے گھر ہو جائیں گے۔
یعنی مہاجر ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کی غیرت اور ناموس کو نقصان ظاہر
ہوگا۔ یعنی مسلمانوں کی لڑکیاں اور عورتیں چھن جائیں گی۔

مومناں یابند اماں در خطۂ اسلاف خویش   بعد از رنج و عقوبت بخت شاں پیدا شود

ترجمہ:۔ مسلمان اپنے اسلاف کے علاقہ میں امان حاصل کر لیں گے۔ سزا
اور مصیبت کے بعد ان کی تقدیر ظاہر ہوگی۔

پاکستان چونکہ ۱۹۴۷ء چودہ ۱۴ اگست کو معرض وجود میں آیا۔ تو قتل و
خون کا ہونا اور مسلم عورتوں اور لڑکیوں کا ہندوستان میں رہ جانا کسی سے
بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ خصوصاً مہاجر مسلمانوں نے کس طرح جان و مال کی
قربانی دے کر خطۂ پاکستان حاصل کیا ہے۔ اس لئے مہاجر کو انصار پر
یعنی مقامی پر فضیلت حاصل ہے۔ جیسا کہ ذات باری تعالیٰ نے کلام پاک
میں بھی ارشاد فرمایا ہے۔ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَلَى الْاَنْصَار۔

نعرۂ اسلام بلند شد بست و سہ دوار چرخ   بعد ازاں بار دگر یک قہر شاں پیدا شود

ترجمہ:- اسلام کا نعرہ تئیس ۲۳ سال تک بلند رہے گا۔ اس کے بعد دوسری مرتبہ ان پر ایک قہر ظاہر ہوگا۔

تنگ یا شد بر مسلمانان زمین ملک خویش   نکبت و ادبار در تقدیر شاں پیدا شود

ترجمہ: مسلمانوں پر ان کے ملک کی زمین تنگ ہو جائے گی۔ تباہی اور بربادی ان کی تقدیر میں ظاہر ہوگی۔

یحییٰ خان کے دورِ حکومت ۱۹۶۹ء مارچ سے ۱۹۷۱ء دسمبر تک ۲ سال ہے۔ اور دو عیدوں کے درمیان جو جنگ بائیس ۲۲ نومبر ۱۹۷۱ء ہندوستان اور پاکستان کے مابین لڑی گئی۔ سقوط مشرقی پاکستان اسی وجہ سے ظہور میں آیا۔ دیگر مغربی پاکستان سے تین دسمبر ۱۹۷۱ء کو جنگ شروع کی گئی۔ اس میں مسلمانوں کی پوری پوری تباہی اور بربادی ظاہر ہوئی۔ صدر یحییٰ خان کی نااہلی اور لاپرواہی سقوط مشرقی پاکستان کا باعث بنی۔ ایک لاکھ فوج جنگی قیدی بنی۔ ملک کا پورا صوبہ ہاتھوں سے نکل گیا۔ غیر بنگالیوں پر ظلم کیا گیا۔ تقریباً پندرہ لاکھ غیر بنگالی اور بنگالی جو متحدہ پاکستان کے حامی تھے۔ جان سے مارے گئے۔ اس سے قبل تئیس ۲۳ سال تک مسلمانوں کا بول بالا رہا۔ اور عظمتِ اسلام درخشاں رہی۔

بعد از تذلیل شاں از رحمتِ پروردگار   نصرت و امداد از ہمسائیگاں پیدا شود

ترجمہ:- ان کی ذلت کے بعد رب العزت کی رحمت سے۔ نصرت اور امداد ہمسایہ ملکوں سے ظاہر ہوگی۔

لشکر منگول آید از شمال بہر عون   فارس و عثمان ہمچارہ گراں پیدا شود

ترجمہ: منگول لشکر شمال کی جانب سے مدد کے لئے آئے گا۔ ایران والے اور

ترکی والے بھی مددگار ظاہر ہوں گے۔

ایں ہمہ اسباب عظمت بعد حج گرد پدید   نصرتے از غیب چوں مومناں پیدا شود

ترجمہ:- کارروائی کے یہ تمام اسباب حج کے بعد ظاہر ہوں گے۔ جب مسلمانوں پر غیب سے مدد ظاہر ہوگی + ہمسایہ ممالک خصوصاً افغانستان - ایران اور ترکی مددگار ثابت ہوں گے۔

سعودی عرب - لیبیا - مصر - شام - عراق - اُردن - غرض تمام بلادِ اسلامیہ جو مشرقِ وسطیٰ میں موجود ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے مددگار ثابت ہوں گے۔ اہلِ علم کے نزدیک چار رنگ میں امتیاز کی جاتی ہیں - آریہ - منگولیہ - حبشیہ - یوریپیہ - اہلِ یورپ گورے رنگ کے لوگ ہیں - اور اہلِ حبشہ سیاہ رنگ کے لوگ ہیں - اہلِ آریہ ہندوستان و پاکستان ممالک اسلامیہ وغیرہ کے لوگ ہیں - اہلِ منگولیہ - انڈونیشیا اور چائنا کے باشندگان ہیں پس مغربی پاکستان کے شمال میں ملک چین ہی ہے - جو پاکستان کا دوست ملک ہے - اس لئے لشکرِ منگول چائنا کی فوج کی طرف حضرت نعمت اللہ شاہ ولی صاحب کا اشارہ ہے - اور یہ امداد کے تمام اسباب - ارذی الحجہ کے بعد ظہور میں آتے ہیں - معلوم ہوتا ہے - کہ ماہ محرم میں تمام امدادی سامان پہنچ جائے گا - آگے ارشاد فرماتے ہیں -

قدرتِ حق میکند غالب جہاں مغلوب را   از عمق بینم کہ مسلم کامراں پیدا شود

ترجمہ:- ذاتِ باری تعالیٰ کی قدرت اس کو مغلوب کو غالب کردے گی - میں گہری نظر سے دیکھ رہا ہوں - کہ مسلمان فاتح ہونگے یعنی کامران ظاہر ہونگے -

پانصد و ہفتاد ہجری بُجوں ایں گفتہ شد   قادرِ مطلق جنیں خواہ جہاں پیدا شود

ترجمہ:- جب یہ اشعار کہے گئے - تو اس وقت [illegible] ہجری تھی - لہٰذا

ذاتِ باری تعالےٰ اس طرح جانتے ہیں۔ اور اسی طرح ظاہر ہوگا۔

چوں شود در دورِ آنہا جور و بدعت را رواج — شاہِ غربی بہرِ دفعش خوش عناں پیدا شود

ترجمہ:۔ جب اس کے دور میں ظلم اور بدعت کو رواج ہو جائے گا غرب کا بادشاہ ان کو دفع کرنے کے لئے حکومت کی اچھی باگ ڈور سنبھالنے والا ظاہر ہوگا۔

قاتلِ کفار خواہد شد شہِ شمشیرِ علی — حامیٔ دینِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پاسباں پیدا شود

ترجمہ:۔ (یہ) شمشیر علی شاہ کافروں کو قتل کرنے والا ہوگا۔ سرکارِ دو عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کی حمایت کرنے والا ہوگا۔ اور ملک کا پاسبان ظاہر ہوگا۔

درمیانِ ایں و آں گردد یسے جنگِ عظیم — قتلِ عالم بے شبہ در جنگ شاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اس کے اور اُس کے درمیان ایک بڑی جنگ عظیم لڑی جائے گی۔ ان کی جنگ سے ایک عالم کا قتل شک و شبہ کے بغیر ظاہر ہوگا۔

فتح یابد شاہ غربستان بزورِ تیر و تیغ — قومِ کافر را شکستِ بیگماں پیدا شود

ترجمہ:۔ غربستان کا بادشاہ ہتھیاروں اور اسلحہ کے زور پر فتح حاصل کرے گا۔ اور کافر قوم کو ایسی شکست ظاہر ہوگی۔ جو وہم و گمان سے بھی باہر ہوگی۔

غلبۂ اسلام باشد تا چہل در ملکِ ہند — بعد ازاں دجال ہم از اصفہاں پیدا شود

ترجمہ:۔ اسلام کا غلبہ چالیس سال تک ہندوستان کے ملک میں رہے گا۔ اس کے بعد دجال (کافر) اصفہان شہر سے ظاہر ہوگا۔

از برائے دفعِ آں دجال مے گوئم شنو — عیسیٰ آید مہدیٔ آخر زماں پیدا شود

ترجمہ:۔ اُس دجال (کافر) کو دفع کرنے کے لئے میں بیان کرتا ہوں۔

غور سے سنیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام آخر زماں ظاہر ہوں گے۔

آگہی شد نعمت اللہ شاہ ز اسرارِ غیب گفتہ او بر مہر و ماہ بیگماں پیدا شود

ترجمہ:۔ (مقطع) نعمت اللہ شاہ ولی رحمتہ اللہ علیہ غیب کے رازوں سے خبردار رہیں۔ آگاہ ہیں۔ (اس لئے) ان کا کہا ہُوا۔ دُنیا میں۔ کائنات میں۔ زمانے میں۔ وہم و گمان کے بغیر ظاہر ہو گا۔

شاہ غربی یا شاہ غربستان یا فاتح ہند یہ ایک ہی شخص کے صفات ہیں۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو سے پہلے جتنے صدر اور گورنر پاکستان میں گزرے ہیں۔ ان کا حکم دونوں صوبوں پر نافذ ہوتا تھا۔ اور ان کی حکومت مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں پر جلوہ گر تھی۔ پہلا گورنر قائد اعظم محمد علی جناح دُوسرا گورنر اور وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین تھا۔ تیسرا گورنر غلام محمد تھا۔ چوتھا صدر سکندر مرزا تھا۔ پھر پانچواں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں تھا۔ پھر چھٹا صدر یحییٰ خان نااہل اور لاپرواہ تھا۔ ان کا فرمان پاکستان کے دونوں حصّوں یعنی مشرقی حصّہ اور مغربی حصّہ میں جاری ہوتا تھا لیکن ساتویں صدر جناب ذوالفقار علی بھٹو کا فرمان صرف مغربی پاکستان میں ہی جاری ہوتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں جاری نہیں ہوتا۔ بلکہ جب یہ صدر تخت نشین ہُوا۔ تو مشرقی پاکستان اس سے علیحدہ ہو چکا تھا۔ اور اس پر ہندوستان کا قبضہ تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شاہ غربی، شاہِ غربستان اسی مغربی پاکستان کا حاکم اور اس کا فرمانروا یہی صدر ذوالفقار علی بھٹو ہی ہے۔ اور پیش گوئی کے شعر نمبر ۱ کا دن میں اس کا نام شیر علی آیا ہے قرین قیاس ہے۔ کہ ذوالفقا

حضرت علیؓ کی شمشیر کا اسم گرامی تھا۔ اسم کا ایسا اشارہ آپ کے دوسرے اشعار سے بھی واضح ہے۔ حضرت علیؓ کا لقب اسد اللہ تھا جس کے معنی شیر علی کے ہیں ؎

لوحِ محفوظ است بیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

قدرت کردگار مے بینم — حالتِ روزگار مے بینم
میں ذات باری تعالیٰ کی قدرت دیکھ رہا ہوں — میں زمانہ کی حالت دیکھ رہا ہوں

از نجوم ایں سخن نمے گویم — بلکہ از کردگار مے بینم
میں یہ بات علم نجوم کے ذریعے نہیں کہہ رہا ہوں — بلکہ ذات باری تعالیٰ کی طرف سے دیکھ رہا ہوں

در خراسان و مصر و شام و عراق — فتنۂ کارزار مے بینم
میں خراسان اور مصر اور شام و عراق میں — جنگ کا فتنہ دیکھ رہا ہوں

ہمہ را حال مے شود دیگر — گر یکے در ہزار مے بینم
سب کا حال برگشتہ ہو جائے گا — اگرچہ ایک کو ہزار میں میں دیکھ رہا ہوں

قصۂ بس غریب مے شنوم — غصۂ در دیار مے بینم
میں ایک عجیب قصہ سن رہا ہوں — میں ایک شہر میں انتشار دیکھ رہا ہوں

غارت و قتل و لشکر بسیار — از یمین و یسار مے بینم
قتل و غارت اور بے شمار فوج — دائیں بائیں میں دیکھ رہا ہوں

بس فرومایگاں بے حاصل — عالم و اخوند کار مے بینم
میں نہایت کمینے لوگوں کو حصول کے بغیر — عالم اور استادانہ کام والے دیکھ رہا ہوں

مذہب و دیں ضعیف مے یابم — ہمدمِ افتخار مے بینم
میں مذہب کو کمزور پا رہا ہوں — میں فخر کی بدعت دیکھ رہا ہوں

دوستانِ عزیز ہر قومے   گشتہ غمخوار و خوار مے بینم
ہر قوم کے عزیز دوستوں کو   خوار بھی اور غمخوار بھی میں دیکھ رہا ہوں

منصب و عزل و تنگیٔ عمال   ہر یکے را دوبارہ مے بینم
عروج و نزول اور گورنروں کا تقرر   ہر ایک کو میں دو مرتبہ دیکھ رہا ہوں

ترک و تاجیک را بہم دیگر   خصمے و گیر دار مے بینم
ترک اور تاجیک (قوم) کو ایک دوسرے کا دشمن اور پکڑ دھکڑ کرنے والا میں دیکھ رہا ہوں؛

مکر و تزویر و حیلہ در ہر جا   از صغار و کبار مے بینم
مکر فریب اور حیلہ ہر جگہ چھوٹوں اور بڑوں میں دیکھ رہا ہوں۔

بقعۂ خیر سخت گشت خراب   جائے جمع شرار مے بینم
نیکی کا مقام سخت خراب ہو گیا ہے   میں ایک جگہ چنگاریاں جمع دیکھ رہا ہوں

اندکے امن گر بود امروز   در حد کوہسار مے بینم
اگر آج تھوڑا سا امن ہے   تو میں پہاڑ کی حدود میں دیکھ رہا ہوں

گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم نیست   شادیٔ غمگسار مے بینم
اگرچہ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا ہوں کوئی غم نہیں ہے   میں غم کھانے والے کی خوشی دیکھ رہا ہوں

بعد ازاں سال چند سال دگر   عالمے چوں نگار مے بینم
اس سال کے بعد چند دوسرے سالوں کے بعد میں دنیا کو ایک تصویر خانہ کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

بادشاہے مشامِ دانائی   سرورے باوقار مے بینم
ایک بہت دانا بادشاہ کو میں باوقار سردار دیکھ رہا ہوں

حکم امسال صورتے دیگر است   نہ چوں بیدار و دار مے بینم

اس سال کا حکم دوسری طرح کا ہے۔ میں اسے جاگنے والے کی طرح نہیں دیکھ رہا ہوں۔

غین وہے سال چوں گزشت از سال بوالعجب کاروبارے بینم

جب سال "غ" اور "ر" والے سال گزر گئے تو میں عجیب کاروبار دیکھ رہا ہوں۔

گرد آئینۂ ضمیر جہاں گرد و زنگ و غبارے بینم

دنیا کے ضمیر کے آئینہ پر گرد و زنگ اور گرد و غبار میں دیکھ رہا ہوں۔

ظلمتِ ظلم ظالمان دیار بے حدّ و بے شمارے بینم

شہر کے ظالموں کے ظلم کا اندھیرا میں بیحد و بے حساب دیکھ رہا ہوں

جنگ آشوب و فتنۂ بیدار درمیان و کنارے بینم

پُر آشوب جنگ اور بیدار فتنہ کو درمیان میں اور کنارہ تک میں دیکھ رہا ہوں

بندۂ خواجہ وش ہمے بینم خواجہ را بندہ وارے بینم

غلام کو آقا کی طرح اور آقا کو غلام کی طرح میں دیکھ رہا ہوں۔

ہر کہ ادبار یار بود امسال خاطرش زیر بارے بینم

چونکہ اس سال دوست پر مصیبت ہو گی اس کا دل مغموم دیکھ رہا ہوں

سکۂ نو زنند بر رخ زر درہمش کم عیارے بینم

سونے کے چہرے پر نئے سکہ کی چھاپ لگے گی اس کے درہم کو میں خالص دیکھ رہا ہوں

ہر یک از حاکمان ہفت اقلیم دیگرے را دو چارے بینم

تمام دنیا کے حکمرانوں میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کے ساتھ مرتا ہوا میں دیکھ رہا ہوں۔

ماہ را روسیاہ ہمے بینم مہر را دل فگارے بینم

میں چاند کا چہرہ سیاہ دیکھ رہا ہوں سورج کا دل زخمی دیکھ رہا ہوں

تاجران ز دور دشت بے ہمراہ ماندہ در رہ بگذارے بینم

تاجروں کو دور جنگل میں ساتھی کے بغیر راستہ میں تھکا ہوا میں دیکھ رہا ہوں

حالِ ہند و خراب مے بینم جورِ ترک و تتار مے بینم
مَیں ہندو قوم کا حال خراب دیکھ رہا ہوں۔ ترک قوم اور تاتاری قوم کا ظلم میں دیکھ رہا ہوں۔

بعض اشجارِ بوستانِ جہاں بے بہار و ثمار مے بینم
دُنیا کے باغ کے بعض درخت بہار کے بغیر اور پھل و پھول کے بغیر میں دیکھ رہا ہوں

ہم دلی و قناعت و کُنجے حالیا اختیار مے بینم
ایسے موقعوں پر ہم دلی کو اور قناعت کو اور گوشہ نشینی کے اختیار کرنے کو میں اچھا دیکھ رہا ہوں۔

غم مخور زانکہ من دریں تشویش خرمئ وصل یار مے بینم
اے مخاطب! غم نہ کھا چونکہ میں اس پریشانی کے ساتھ دوست کے وصل کی خوشی بھی دیکھ رہا ہوں۔

چوں زمستان بے چمن بگذشت شمس را خوش بہار مے بینم
جب سردی کا موسم باغ کے بغیر گزر جائے گا۔ تو آفتاب کو اچھی بہار والا میں دیکھ رہا ہوں۔

دورِ او چوں شود تمام بکام پسرش یادگار مے بینم
جب اُس کا زمانہ گزر جائے گا۔ تو اس کا بیٹا بطور یادگار میں دیکھ رہا ہوں

بندگانِ جنابِ حضرتِ او سر بسر تاجدار مے بینم
اس عالی جناب حضرت کے غلاموں کو میں سرتاپا صاحبِ تاج دیکھ رہا ہوں

بادشاہے تمام ہفت اقلیم شاہ عالی تبار مے بینم
تمام دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو میں بڑے بلند عروج پر دیکھ رہا ہوں۔

صورت و سیرتش چوں پیغمبر — علم و حلمش شعار مے بینم

اس کی سیرت اور صورت اور علم و حلم اور سوچ و سمجھ سب پیغمبر کے مشابہ دیکھ رہا ہوں۔

یدِ بیضاء کو با او تابندہ — باز با ذوالفقار مے بینم

اس کا سفید اور چمکدار ہاتھ میں پھر تلوار کے ساتھ دیکھ رہا ہوں

گلشن شرع را ہمے بویم — گلِ دین را بہار مے بینم

میں شریعت کے باغ کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ میں دین کے پھول کی بہار دیکھ رہا ہوں۔

تا چہل سال اے برادرِ من — دورِ آں شہسوار مے بینم

اے میرے بھائی! اس شاہ سوار کا دورِ حکومت چالیس سال تک میں دیکھ رہا ہوں۔

عاصیانِ آں امامِ معصوم — خجل و شرمسار مے بینم

اُس پاک امام کے نافرمانوں کو خجل اور شرمندہ میں دیکھ رہا ہوں

غازیٔ دوست دار و دشمن کش — ہمدم و یارِ غار مے بینم

وہ غازی ہوگا۔ دوست رکھنے والا ہوگا اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوگا۔ ایسے ہمدم اور یار غار کو میں دیکھ رہا ہوں۔

زینتِ شرع و رونقِ اسلام — محکم و استوار مے بینم

شریعت کی زینت اور اسلام کی رونق مضبوط و استوار میں دیکھ رہا ہوں

گنجِ کسریٰ و نقدِ اسکندر — ہمہ بر روئے کار مے بینم

کسریٰ کا خزانہ اور اسکندر کا نقد سب کو کام میں لگا ہوا میں دیکھ رہا ہوں۔ (نقد بمعنی دولت)

بعد ازاں خود امام خواہد بود پس جہاں را مدار مے بینم

اس کے بعد وہ خود ہی امام ہوگا۔ پس دُنیا کو ایک مدار (وہ مرکز) میں دیکھ رہا ہوں

میم و حا و میم و دال خوانم نامِ آں نامدار مے بینم

م، ح، م، د۔ اس کا اسم گرامی محمدؐ میں دیکھ رہا ہوں اور پڑھ رہا ہوں۔

دین و دُنیا ازو شود معمور خلق ذو بختیار مے بینم

دین اور دُنیا اس کی وجہ سے معمور (آباد) ہو جائے گی۔ میں مخلوق کو خوش قسمت دیکھ رہا ہوں۔

مہدیؑ وقت و عیسیٰؑ دوراں ہر دو را شہسوار مے بینم

وقت کے مہدی علیہ السّلام کو اور زمانہ کے عیسٰی علیہ السّلام کو دونوں ہستیوں کو شاہ سوار میں دیکھ رہا ہوں۔

ایں جہاں را چو مصر مے نگرم اُو را مثل حصار مے بینم

اس دُنیا کو ایک شہر کی مانند میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس ہستی کو قلعہ کی مانند میں دیکھ رہا ہوں۔

ہفت باشد وزیر سلطانم ہمہ را کامگار مے بینم

میرے سلطان کے سات وزیر ہوں گے۔ میں اُن سب کو کامیاب دیکھ رہا ہوں

بر کفِ دستِ ساقیٔ وحدت بادۂ خوشگوار مے بینم

ساقیٔ وحدت کے ہاتھ میں خوشگوار شراب میں دیکھ رہا ہوں۔

تیغِ ایں دلانِ زنگ زدہ کند و بے اعتبار مے بینم

زنگ زدہ دلوں کی فولادی تلوار کو کند اور بے اعتبار میں دیکھ رہا ہوں۔

گرگ باہمیش شیر با آہو	در چرا با قرار مے بینم

بھیڑ کو بھیڑیئے کے ساتھ ہرن کو شیر کے ساتھ ایک ہی چراگاہ میں ٹھہرے ہوئے میں دیکھ رہا ہوں۔

ترک عیار مست مے نگرم	خصم او در خمار مے بینم

چالاک ترک کو میں مستی میں دیکھ رہا ہوں۔ اس کے دشمن کو میں نشہ میں دیکھ رہا ہوں۔

نعمت اللہ نشستہ بر کنجے	از ہمہ بر کنار مے بینم

نعمت اللہ شاہ سب سے الگ تھلگ بیٹھا ہوا پس میں دیکھ رہا ہوں۔

بزرگانِ محترم! اس مذکورہ بالا قصیدہ میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے "مے بینم" ردیف کو استعمال کیا ہے۔ جس کا معنی ہے "میں دیکھ رہا ہوں"۔ علم صرف کے اعتبار سے اس کا مصدر "دیدن" ہے۔ اور "دید" اس کا ماضی اور "بیند" اس کا مضارع ہے چنانچہ "مے بیند" زمانہ حال کو خاص کرتا ہے۔ اور جب یہ صیغہ واحد متکلم کے مرتبہ میں ناطق ہوگا۔ تو "مے بینم" بن جائے گا۔ چونکہ اللہ والے ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ اب "دیکھنا" دو قسم کا ہے۔ ایک ظاہری آنکھ سے دیکھنا۔ اور دوسرا باطن کی آنکھ سے دیکھنا ہے۔ جیسا کہ مولوی غلام رسول عالم پوری کوٹلی رحمۃ اللہ علیہ کبھی ارشاد فرماتے ہیں ؎

میٹ اکھیں ایہہ ظاہر والیاں جیہڑیاں گزر گیاں انصافوں

کھول اکھیں تو باطن والیاں ملے نجات خلافوں

ظاہر کا دیکھنا ان حسی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہے۔ اور باطن کا دیکھنا قوت متخیلہ سے دیکھنا مراد ہے۔ اور اس قوت کا نام ہی خیال ہے۔ خیال کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خیال مقید اور دوسرا خیال مطلق اس کا نام مثال مطلق اور مثال مقید بھی ہے اور خیال مقید میرے ساتھ متصل ہے۔ اس کے برعکس خیالِ مطلق مجھ سے منفصل ہے۔ اس کائنات میں جو کچھ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ یہ سب کا سب کثیف جسم رکھتا ہے۔ اسے صوفیاءِ کرام کی اصطلاح میں عالم اجسام کہا جاتا ہے۔ جو کچھ عالم اجسام میں موجود ہے۔ اس کا تمام ترین عالم مثال مطلق میں تو موجود ہے۔ لیکن عالمِ مثالِ مطلق کا تمام تر عالم اجسام میں موجود ہونا محال ہے۔ چونکہ عالمِ مثال کی وسعت کے سامنے یہ عالم اجسام ایسے ہے۔ جیسے سورج کے سامنے ذرّہ یا جیسے سمندر کے مقابلہ میں قطرہ۔ پھر اس کے علاوہ اس سے وَرے عالمِ ارواح ہے۔ جس کی وسعت کے سامنے عالم مثال ایسے ہے۔ جیسے ایک وسیع میدان میں ایک چھوٹی سی تشتری یا جیسے ایک بہت بڑے عظیم دائرہ میں ایک چھوٹا سا دائرہ۔ بس اسے یُوں سمجھئے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام کے درمیان عالم مثال ایک برزخ ہے۔ یا ایک حجاب ہے۔ عالمِ ارواح حقائق کونیہ کا پہلا مرتبہ ہے۔ اس لئے یہ جامع جمیع مرتبہ ہے۔ تمام نقوش و صُور کی یہ حامل ہے۔ چونکہ اس میں تمام نقوش مجمل اور غیر امتیاز ہیں۔ اس کے برعکس عالم مثال میں تمام نقوش مفصّل موجود ہیں۔ لیکن یہ نقوش اشکال لطیفہ رکھتے ہیں پس جب

خیالِ منقید کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب ہو جاتا ہے۔ تو دل کی آنکھیں اُن اشکالِ لطیفہ کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ یعنی اُن کا عکس جب خیالِ منقید کے آئینہ میں انعکاس ہوتا ہے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات نظر آنے لگتے ہیں۔ اور پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ کہ فلاں کام فلاں وقت پر ہو گا۔ اور فلاں حادثہ فلاں وقت رُونما ہو گا۔ اس کی مثال ایسے ہے۔ جیسے سُورج اور بادل اور زمین۔ اب اگر سُورج اور زمین کے مابین بادل حائل ہو جائیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ سُورج کی کرنیں زمین پر پہنچ نہیں سکتیں۔ چونکہ بادل زمین اور سُورج کے درمیان ایک برزخ بن گیا ہے۔ اس کے برعکس اگر درمیان سے بادل ہٹ جائیں۔ تو سُورج کی شعاعیں زمین پر سیدھی انفعال ہو کر منفعل ہوں گی۔ یہ مذکورہ بالا مادی مثال صرف ذہن کو قریب کرنے کے لئے دی گئی ہے۔ واضح ہو کہ کوئی مثال اپنے مُمثّل لہٗ کے عین نہیں ہو سکتی۔ اس کا عین ہونا مُحال ہے۔ البتہ تطبیق ہونا پایا جا سکتا ہے۔ یا پھر تضمین ہونا ہو سکتا ہے۔ ورنہ لزوم ذہنی سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا بیان سے خلاصہ یہ نکلا کہ اگر مثالِ منقید کا تزکیہ ہو جائے تو اشکالِ لطیفہ جو عالم مثال میں موجود ہیں۔ اُن کا عکس دل کے آئینے میں وارد ہو گا۔ اور غیب کی باتیں سالک پر کھُل جائیں گی۔ اور اُسے کشف و مشاہدہ حاصل ہو گا۔

حضرت نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کامل ولی اور جلیل القدر اولیاء اللہ میں سے ایک ہیں۔ اس لئے علم غیب کا اظہار آپ کا ادنیٰ

کمال ہے۔ اور آپ نے مندرجہ بالا قصیدہ میں "مے بینم" بار بار ارشاد فرمایا ہے۔ چونکہ مکاشفہ و مشاہدہ تو عالم مثال یعنی ملکوتی مقام میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ آپ کے مقامات تو اس سے اور بلند ہیں۔ عالم جبروت اور عالم لاہوت سے بھی آپ کو سیر حاصل ہے۔ اس لئے مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

آئینۂ دل چوں شود تو صافی و پاک

نقش ہا بینی بیروں از آب و خاک

ترجمہ:۔ جب تیرے دل کا شیشہ پاک صاف ہو جائے گا۔ تو تمام پانی اور مٹی سے تمام نقوش تجھے نظر آئیں گے۔

پارینہ قصہ شوئم از تازہ ہند گوئم   افتاد قرن دوئم کہ افتد از زمانہ

قدیم قصہ کو میں نظر انداز کرتا ہوں۔ ہندوستان کے متعلق میں تازہ بیان کرتا ہوں کہ دوسرا قرن جو زمانے میں واقع ہو گا

صاحب قرانِ ثانی اولاد گورگانی   شاہی کند اما شاہی چو رستمانہ

خاندان مغلیہ میں سے صاحب قرآں ثانی ہند پر بادشاہی کرے گا۔ لیکن بادشاہی دلیرانہ طور پر ہو گی۔

عیش و نشاط اکثر گردد مکاں بخاطر   گم مے کنند یکسر آں طرز ترکیانہ

عیش و نشاط ان کے دلوں میں گھر کرے گا۔ اور یک لخت اپنے ترکیانہ طریقہ کو گم کر لیں گے۔

تا مدتِ سہ صد سال در ملکِ ہند بنگال	کشمیر شہر بھوپال گیرند تا کرانہ

ہندوستان کے ملک میں بنگال، کشمیر، شہر بھوپال کے آخر تک تین سو سال تک حکومت رہے گی۔

گیرند ملکِ ایران بلخ و بخارا تہران	آخر شوند پنہاں، باطن دریں جہانہ

ملک ایران بلخ اور بخارا اور طہران پر دسترس رکھیں گے۔ آخر کار چھپ جائیں گے۔ اس جہان میں باطن ہو جائیں گے۔

تا ہفت پشتِ ایشاں در ملک ہند ایراں	آخر شوند پنہاں در گوشۂ نہانہ

ہندوستان اور ایران کے ملک میں ان کی سات پشتیں حکومت کریں گی۔ آخر کار ایک نہاں گوشہ میں چھپ جائیں گے۔

بعد از سہ صد نہ بینی تو حکم گورگانی	چوں اصحاب کہف گردد در کہف غائبانہ

اے مخاطب! تین سو سال کے بعد سلطنت مغلیہ کی حکومت تو نہ دیکھے گا۔ اصحاب کہف کی طرح غار میں غائب ہو جائیں گے

آں آخری زمانہ آید دریں جہانے	شہبازِ سدرہ بینی از دست رائیگانہ

یہ اس جہان میں آخری زمانہ آئے گا۔ سدرہ کے شہباز قضا کے ہاتھوں رائیگاں ہو جائیں گے۔

آں راجگانِ جنگی مئے خورِ مست بھنگی	در ملکِ شاں فرنگی آئند تاجرانہ

وہ جنگجو راجے مہاراجے بھنگ اور شراب کے نشہ میں مست ہوں گے۔ ان کے ملک میں عیسائی تاجرانہ داخل ہوں گے۔

رفتہ حکومت از شاں آید بغیر جہاں	اغیار سکہ رانند از ضرب حاکمانہ

ان کی حکومت چلی جائے گی۔ غیر کے ہاتھوں آ جائے گی۔ جو جہان بن گئے وہ حاکمانہ ٹکسال سے غیر سکہ چلائیں گے۔

بینی تو عیسوی را بر تختِ بادشاہی　　گیرند مومناں را از حیلہ و بہانہ

اے مخاطب! تخت بادشاہی پر تو عیسائیوں کو دیکھے گا۔ مکر و فریب سے یہ مسلمانوں کو پکڑ دھکڑ کریں گے۔

صد سال حکم ایشاں در ملکِ ہند میداں　　من دیدم اے عزیزاں! ایں نکتہ غائبانہ

تو ہندوستان کے ملک پر ان کی حکومت سو سال تک سمجھ۔ اے عزیزو! میں نے یہ غیبی نکتہ دیکھا۔

اسلام اہل اسلام گردد غریب حیراں　　بلخ و بخارا، طہراں در ہند سندھ ہیانہ

اسلام اور اسلام والے لاچار اور حیران رہ جائیں گے۔ بلخ، بخارا، طہران اور سندھ اور ہند میں۔

در مکتب و مدارس علم فرنگ خوانند　　در علم فقہ و تفسیر غافل شوند بیگانہ

سکولوں اور درسگاہوں میں انگریزی علم پڑھیں گے۔ فقہ اور تفسیر کے علم میں غافل اور دور رہیں گے۔

بعد آں شود چوں جنگے از روس با جاپاں　　جاپان فتح یابد بر ملکِ روسیانہ

اس کے بعد روس اور جاپان کے درمیان ایک جنگ ہوگی۔ روس کے ملک پر جاپان فتح حاصل کرلے گا۔

ہر دو چوں شاہ شطرنج ہر یک بساط بے سنج　　مردان میان جویند از بہر صلحنامہ

یہ دونوں شطرنج کے کھیل کے بادشاہ کی طرح ہوں گے ہر ایک کی پھیلاؤ بے وزن ہوگی۔ اشخاص ان کے درمیان صلح جوئی کریں گے۔

سرحد جدا نمایند از جنگ باز آیند　　صلح کنند اما صلح منافقانہ

اپنی سرحد جدا جدا بنائیں گے۔ جنگ سے باز آجائیں گے۔ صلح آپس میں کرلیں گے لیکن صلح منافقانہ ہوگی۔

برکوہ قاف میدان رُوسی شود حکمران خوارزم خیوہ تک آں گیرند تاکرانہ
کوہ قاف پر جھلے رُوسی حکمران ہوں گے۔ علاقہ خوارزم اور خیوہ کنارہ تک قبضہ کرلیں گے۔

بر ملکِ مصر و سوڈان بخارا ہم کوہستان لبنان شہر کرخ گیرند آستانہ
مصر اور سوڈان، بخارا کوہستان کا علاقہ لبنان کرخ کا شہر اور قسطنطنیہ تک دسترس حاصل کرلیں گے۔

بر بحر خضر گیلان قابض شوند آناں ہم چین و تختِ ایران گیرند بے بہانہ
بحر خضر گیلان پر وہ قابض ہوں گے۔ چین ایران پر بے ایمان دسترس حاصل کرلیں گے۔

از بادشاہ اسلام عبدالحمید نامی چوں کیقباد کسریٰ عادل شاہ زمانہ
اسلام میں ایک بادشاہ جس کا نام عبدالحمید ہوگا۔ ایران کے شہنشاہوں کی طرح بڑا عادل ہوگا۔

بہر حمایت اسلام برخیزد برائے جہاد بعد از حمید گردد سلطان عامیانہ
اسلام کی حمایت میں جہاد کے لیئے اٹھ کھڑا ہوگا۔ حمید کے بعد عامیانہ سلطان ہوگا۔

بر او نصاریٰ اعداء ہر سو غلو نمایند پس ملکِ او بگیرند از حیلہ و بہانہ
نصاریٰ دشمنی سے اُس پر چاروں طرف سے غلو غال کریں گے۔ پس اس کے ملک پر حیلہ اور بہانہ سے دسترس حاصل کریں گے۔

بعد از حمید گردد سلطان شاہ خامس بر تختِ بادشاہی نشیند چوں ناگہانہ
حمید کے بعد سلطان شاہ خامس ہوگا۔ تخت بادشاہی پر وہ اچانک بیٹھے گا۔

از شرق و غرب یکسر حاکم شوند کافر　　　　چوں ایں شود برابر ایں حرف بایں بیانہ

شرق اور مغرب میں کافر حاکم ہونگے۔ جب اس بیان کے مطابق یہ بات پوری ہو جائے گی۔

قتل عظیم سازند در دشت مرو میرند　　　　بر قوم ترکماناں آیند غالبانہ

مرو کے جنگل میں بہت بڑا قتل ہوگا اور لوگ مریں گے۔ ترک قوم پر وہ لوگ غلبہ پالیں گے۔

قتل عظیم ثانی در عہد او کمالی　　　　کفّار غلبہ یابند بر قوم ظاہرانہ

دوسرا قتل عظیم اُس کمال کے عہد میں ہوگا۔ کافر اس پر ظاہرانہ غلبہ حاصل کریں گے۔

آخر حبیب اللہ صاحب قرآن من اللہ　　　　گیرد ز نصرت اللہ شمشیر از میانہ

آخر کار اللہ کا دوست جو اللہ کی طرف سے صاحب قرآن ہوگا۔ تلوار میں میان سے اللہ کی مدد سے نکال لے گا۔

گردد ز نو مسلماں غالب بافضل رحمٰن　　　　یعنی کہ قوم عثمان باشند شادمانہ

نئی زندگی سے مسلمان ذات باری تعالیٰ کے فضل سے غالب ہوں گے۔ یعنی (ٹرکی والے) عثمان قوم خوش ہوگی۔

طاعون و قحط یکجا گردد بہ ہند پیدا　　　　پس مومناں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

ہندوستان میں طاعون کی بیماری اور قحط ظاہر ہوگا۔ پس مسلمان اس بہانہ سے جگہ جگہ مریں گے۔

یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت　　　　جاپاں تباہ گردد یک نصف ثالثانہ

ایک زلزلہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ جاپان دو تہائی سے اس تباہ ہو جائے گا۔

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد ساز ند از دل خود تفسیر فی القرآنہ
دو شخص جن کے نام کے ساتھ احمد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بہت سا گمراہ کریں گے۔
قرآن مجید کی تفسیر اپنے دل سے بنائیں گے۔

تا چار سال جنگے افتد بہ بر غربی فاتح الف گردد بر جیم فاسقانہ
بر غرب پر چار سال کے لئے ایک جنگ واقع ہوگی۔ الف (انگلستان)
جیم پر (جرمن پر) فاسقانہ طور سے فتح پائے گا۔ (یہ جنگ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء
تک لڑی گئی)

جنگ عظیم باشد قتل عظیم سازد یک صد وسی و یک لک باشد شمار جانہ
یہ عالمگیر جنگ اول ہوگی۔ بہت بڑا قتل واقع ہوگا۔ ایک کروڑ اکتیس
لاکھ جانیں ضائع ہوں گی۔

اظہار صلح باشد چوں صلح پیش بندی بل مستقل نباشد ایں صلح درمیانہ
بطور پیش بندی صلح کے صلح کا اظہار ہوگا۔ لیکن یہ صلح ان کے درمیان مستقل
نہ رہے گی۔

ظاہر خموش لیکن پنہاں کنند ساماں جیم والف مکرر رو در مبارزانہ
دونوں بظاہر خموش ایسے ہیں لیکن در پردہ سامان تیار کریں گے یعنی جرمنی
اور انگلستان بالتکرار جنگی تیاریوں میں مصروف ہونگے۔

وقتیکہ جنگ جاپان با چین افتاد باشد نصرانیاں بہ پیکار آیند باہمانہ
جس وقت جاپان کی جنگ چین کے ساتھ واقع ہوگی۔ نصرانی آپس میں
لڑائی کریں گے۔

قوم فرنسوی را بر ہم نمود اول با انگلیس و اطالین گیرند خاصمانہ
وہ سب پہلے فرانس پر حملہ کر کے قابض ہوگا۔ برطانیہ واٹلی اسے خاصمانہ جنگ اختیار کریں گے

بس سال بست و کم آغاز جنگ دوم **مہلک ترین اول باشد بہ جارحانہ**

دوسری عالمگیر جنگ کا آغاز اکیس سال بعد ہوگا۔ عالمگیر جنگ اوّل سے بہت زیادہ مہلک ہوگی اور جارحانہ ہوگی (یہ جنگ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک لڑی گئی)

امداد ہندیاں ہم از ہند دادہ باشند **لاعلم زیں کہ باشد آں جملہ رائیگانہ**

اہلِ ہند بھی اس جنگ میں امداد دیں گے۔ اس بات سے لاعلم ہوں گے۔ کہ ان کی امداد رائیگاں جائے گی۔

آلاتِ برق پیما اسلاحِ حشر برپا **سازند اہل حرفہ مشہور آں زمانہ**

ایسے ہتھیار جو آسمانی بجلی کو ماپنے والے اور ایسا اسلحہ جو میدانِ جنگ میں حشر برپا کر دے۔ اُس زمانہ کے مشہور و معروف سائنس دان بنائیں گے۔

باشی اگر بہ مشرق شنوی کلام مغرب **آید سرود غیبی بر طرز عرشیانہ**

اے مخاطب! اگر تو مشرق میں بیٹھا ہوگا۔ تو تو مغرب کی کلام سنے گا۔ عرش کی طرح غیب سے آواز آیا کرے گی۔

دو الف روس ہم چیں شد شہد شیریں **بر الف و جیم اولیٰ ہم جیم ثانیانہ**

دونوں الف (انگلستان اور امریکہ)، روس، اور چین آپس میں اکٹھے ہو کر اٹلی اور جرمنی جاپان پر حملہ کریں گے۔ (جاپان جیم ثانی ہے)

ایں غزوہ تا بہ شش سال باشد ہمہ بریں حال **از آب شور و تمکیں چوں دشت وحشیانہ**

یہ جنگ چھ سال تک اسی طرح جاری رہے گی۔ کھارے پانی سے نمکین تر ہوگی اور جنگلی جانوروں سے بھرے ہوئے جنگل کی طرح ہوگی۔

نصرانیاں کہ باشد ہندوستاں سپارند **تخم بدی بکارند از فسق جاودانہ**

اس کے بعد عیسائی ہندوستان کو چھوڑ جائیں گے۔ جاتے ہوئے ہمیشہ کے لئے بدی کا بیج فسق سے بو جائیں گے۔

آں مردمانِ اطراف چوں مژدہ ایں شنوند یکبار جمع آیند بر بابِ عالیانہ
اِردگرد کے لوگ جب یہ خوشخبری سنیں گے۔ تو بابِ عالی پر فوراً ہی اکٹھے ہوجائیں گے۔

تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا آشوب رنج پیدا از مکر و از بہانہ
ہندوستان دو حصوں میں کھلم کھلا تقسیم ہوجائے گا۔ مکر و فریب سے آشوب رنج ظاہر ہوگا۔

بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں اجراء کنند فرماں فی الجملہ جاہلانہ
ہند و پاک پر بادشاہ بے تاج بادشاہی کریں گے نہ جانتے ہوئے اپنے فرمان جاری کریں گے۔ جو فی الجملہ جہل ہوں گے۔

از رشوتِ تساہل دانستہ از تغافل تاویل یاب باشند احکامِ خسروانہ
رشوت لے کر سستی کریں گے جان بوجھ کر غفلت کریں گے۔ شاہی احکام کو بدل دیا کریں گے۔

عالم ز علم نالاں دانا ز فہم گریاں ناداں بہ رقصِ عریاں مصروفِ والہانہ
عالم اپنے علم پر گریہ زاری کریں گے دانا لوگ اپنی فہم پر گریہ زاری کریں گے ناداں لوگ عریاں ناچ گانوں میں دیوانہ وار مصروف ہوں گے۔

شفقت بہ سرد مہری تعظیم در دلیری تبدیل گشتہ باشد از فتنۂ زمانہ
شفقت سرد مہری میں تعظیم دلیری میں تبدیل ہو جائے گی۔ بہ سبب زمانہ کے فتنہ کے۔

ہمشیر با برادر پسران ہم بہ مادر نیز ہم پدر بہ دختر مجرم بہ عاشقانہ
بہن بھائی کے ساتھ لڑکے ماؤں کے ساتھ باپ لڑکی کے ساتھ عاشقانہ فعل کے مجرم ہوں گے۔

از امتِ محمد صلی اللہ علیہ سرزد شوند بیجد افعالِ مجرمانہ اعمالِ عاصیانہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ایسے مجرمانہ فعل اور عاصیانہ عمل سرزد ہوں گے۔

فسق و فجور ہر سُو رائج شود بہر کُو مادر بہ دخترِ خود سازد بسے بہانہ

ہر جگہ فسق و فجور رائج ہوگا۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ بہت بہانہ سازی کرے گی۔

آں مفتیانِ گمرہ فتویٰ دہند بیجا در حق بیان شرع سازند بسے بہانہ

وہ گمراہ مفتی بیجا فتویٰ دیا کریں گے۔ شریعت کے حق بیان میں بہت بہانہ سازی کریں گے۔

فاسق کنند بزرگی بر قوم از ستمگری پس خانہ اش بزرگی خواہد شود ویرانہ

فاسق لوگ بزرگی کریں گے اپنی قوم پر بڑی صفائی سے۔ پھر اس کے بزرگ گھر میں ویرانی ظاہر ہوگی۔

در شہر کوہ و قشلاق نوشند خمر بیباک ہم بھنگ و چرس تریاق نوشند باغیانہ

شہروں اور پہاڑوں میں موسم گرما کے اندر بیخوف ہو کر شراب نوش کریں گے۔ بھنگ، چرس تریاق بھی باغیانہ نوش کریں گے۔

احکامِ دینِ اسلام چوں شمع گشتہ خاموش عالم جہول گردد جاہل بہ عالمانہ

دین اسلام کے احکام شمع کی طرح خاموش ہوں گے۔ عالم جہول ہو جائے گا۔ جاہل گویا عالم بن جائے گا۔

آں عالمانِ عالم گردند ہمچوں ظالم ناشستہ روئے خود را برسر نہند عمامہ

وہ دنیا کے عالم ظالموں کی طرح ہو جائیں گے۔ اپنے نہ دھوئے ہوئے چہرہ کو دستار رکھ کر سجا بیٹھیں گے۔

زینت دہند خود را با طرّہ و با جبہ   گوئی سامری را باشد دون جامہ

تا پنے آپ کی زینت طرّہ اور جبّہ قبہ کے ساتھ دیں گے۔ گویا سامری جادوگر کے بچھڑے کو لباس کے اندر چھپالیں گے۔

در مومناں نزاعے در جنگ قاضی آیدے   چوں سگ پئے شکاری گردد بسے بہانہ

مسلمان نزاری میں قاضی کی لڑائی میں شکاری کے پیچھے کُتے کی طرح بہانہ کریں گے۔

حلت رود بسر امر حرمت رود بسر   عصمت رود برابر از جبر مغو یانہ

حلال جاتا رہے گا حرام کی تمیز جاتی رہے گی۔ عورتوں کی عصمت اغواء بالجبر سے جاتی رہے گی۔

بے مہرگی بسر آید پردہ دری آید   عصمت فروش باطن معصوم ظاہرانہ

نفرت ظاہر ہوگی بے پردگی داخل ہوجائے گی یعنی عورتیں بے پردہ ہوں گی۔ باطن میں عصمت فروش بظاہر معصوم نظر آئیں گی۔

دختر فروش باشند عصمت فروش باشند   مردان سفلہ طینت با وضع زاہدانہ

اکثر لوگ دختر فروشی اور عصمت فروش کریں گے۔ سفلہ طینت آدمی وضع قطع زاہدوں جیسی رکھیں گے۔

بے شرم و بےحیائی در مرد ماں فزاید   مادر بہ دختر خود خود را کند میزانہ

اکثر لوگوں میں بے شرم و بے حیائی کی زیادتی ہوگی۔ ماں اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے آپ کا میزان کرے گی۔

کفار مومناں را ترغیب دیں نمایند   از حج چوں ماتع آیند از خواندن دوگانہ

کافر لوگ مسلمانوں کو دین کی ترغیب دیں گے۔ حج سے روکیں گے۔ نماز ادا کرنے سے بھی روکیں گے۔

مردے ز نسلِ ترکان ہر زن چو مثل شیطان　　گوید دروغ دستان در ملکِ ہندیانہ
ترکی نسل سے ایک آدمی شیطان کی طرح لٹیرا جھوٹی کہانی بیان کرے گا ہندوستان کے ملک میں

بینی تو قاضیان را بر مسندِ جہالت　　گیرند رشوت از خلق علامہ با بہانہ
قاضی لوگوں کو تو جہالت کی مسند پر دیکھے گا۔ بڑے بڑے علم والے لوگ بہانہ سے لوگوں سے رشوت لیں گے۔

بینی تو پندِ معروف پنہاں شود در عالم　　سازند حیلہ افسوں نامش نہند نظامہ
بھلے کام کرنے کی نصیحت دنیا میں چھپ جائے گی تو دیکھے گا فریب اور افسوں سازی کر کے اس کا نام نظام حکومت قرار دیں گے۔

گردد ریا مروج در شرق و غرب ہر سو　　فسق و فجور باشد منظور خاص و عامہ
مشرق اور مغرب میں چاروں طرف ریاکاری رواج پا جائے گی عام خاص لوگوں کے لئے فسق و فجور منظور خاطر ہوگا۔

از اہلِ حق نہ بینی در آں زماں کسے را　　دُزداں و رہزنے را بر سر نہند عمامہ
تو اس وقت کسی کو اہل حق نہ دیکھے گا چور اور ڈاکوؤں کے سر پر دستار رکھیں گے۔

کذب و ریا و غیبت فسق و فجور بیحد　　قتل و زنا و اغلام ہر جا شود عیانہ
جھوٹ اور ریاکاری اور غیبت فسق و فجور کی زیادتی ہوگی۔ قتل ۔ زنا اور غلام بازی جگہ جگہ ظاہر ہوگی۔

شیخاں زِ مثلِ شیطاں تجویز ہا نمایند　　کہ دلبراں نشستہ پنہاں درون خانہ
(جعلی) مشائخ شیطان کی طرح تجویزیں کریں گے معشوقوں کے ساتھ گھروں میں چھپ کر بیٹھیں گے۔

زاہدِ مطیعِ شیطاں عالم عدوِّ رحمٰں عابد بعیدِ ایشاں درویش با ریانہ

زاہد شیطان کی اطاعت کرنے والے عالم رحمٰن سے دشمنی کرنے والے عابد عبادت سے دُور اور درویش ریاکاری کرنے والے ہوں گے۔

رسم و رواج ترسا، رائج شود بہر جا بدعت رواج گردد نیز سنّت نبیؐ غائبانہ

عیسائیوں جیسا رسم و رواج ہر جگہ رائج ہوگا بدعت رواج پا جائے گی۔ سُنّتِ پیغمبری غائب ہوگی۔

گر دانگ از بہ رشوت در چنگ قاضی آری چوں سگ پئے شکاری قاضی کند بہانہ

اگر تو قاضی کی مٹھی میں چند سکہ چاندی کے دے دے گا شکاری کے کتے کی طرح قاضی بہانہ سازی کرے گا۔

ہم سُود مے ستانند از مردمانِ مسکین بر سر غرور و لعنت بر سر نہند خزانہ

ایک جماعت مجبور لوگوں سے سُود لیا کرے گی۔ ان کے سر پر لعنت ہو اور سر پر خزانہ رکھے ہوئے ہوں گے۔

اندر نماز باشند غافل ہمہ مسلماں عالم اسیرِ شہوت ایں طور در جہانہ

سب مسلمان نماز سے غافل رہیں گے۔ عالم شہوت کے قیدی ہوں گے۔ دُنیا میں اسی طرح ہوگا۔

روزہ، نماز، طاعت یکدم شوند غائب در حلقۂ مناجات تسبیح از ریانہ

روزہ۔ نماز حکم برداری یک لخت غائب ہو گی۔ مناجات کی محفلوں میں کم ذکر اذکار ریاکارانہ ہوگا۔

شوقِ نماز و روزہ حج و زکوٰۃ و فطرہ کم گردد و بر آید یکبارِ خاطرانہ

نماز۔ روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرہ کا شوق کم ہو جائے گا۔ دلوں پر ایک بوجھ معلوم ہوگا۔

ناگاہ مومناں را شورے پدید آید ۔ با کافراں نمایند جنگے چوں رستمانہ

اچانک مسلمانوں کو ایک ظاہر شور سنائی دے گا، کافروں کے ساتھ ایک رستمانہ دلیرانہ جنگ لڑیں گے (یہ واقع ۱۹۶۵ء میں رونما ہوا جب صدر پاکستان ایوب خان تھے)

شمشیر ظفر گیرند با خصم جنگ آرند ۔ تا آنکہ فتح یابند از لطف آں یگانہ

فتح والی تلوار پکڑ کر دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ حتیٰ کہ ذات باری تعالیٰ کی مہربانی سے فتح حاصل کر لیں گے۔

از قلب پنج آبی خارج شوند ناری ۔ قبضہ کنند مسلم بر شہر غاصبانہ

پنجاب کے قلب سے (کھیم کرن سے) ناری لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان شہر پر غاصبانہ قبضہ کر لیں گے۔

کفار جملہ یکجا باہم عہد ہا نمایند ۔ سازند مومناں را مغلوب جابرانہ

تمام کافر یک جا ہو کر اقرار کریں گے۔ مسلمانوں کو جابرانہ مغلوب (سیاسی) کر لیں گے۔

بقال شود علم دار در ملک ہائے کفار ۔ فی النار گشتہ کفار در کفر حالتانہ

ہندو بنیا (شاستری) کافروں کے ملک میں صاحب علم ہوگا۔ کافر کفر کی حالت میں آگ میں چلا جائے گا۔ (یعنی مر جائے گا)

از لطف و فضل یزداں بعد از ایام ہفدہ ۔ خوش بخت و قرباں داد ند غازیانہ

سترہ دن کی جنگ کے بعد ذات باریتعالیٰ کے فضل و کرم غازی لوگ خونریزی کر کے در قربانی دیکر سرخرو ہونگے

در حین بیقراری ہنگام اضطراری ۔ رحمے کند جو باری بر حال مومنانہ

بیقراری کی وقت اضطرار کی وقت۔ ذات باری تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرما دیں گے

مومناں ہمیں خود را از سقیہ تنزل سازند ۔ بر مسلماں بیاید تذلیل خاسرانہ

مسلمان اپنے صدر کو سفاہت سے اتار دیں گے اس کے بعد مسلمانوں کی خسارہ والی ذلت آئے گی۔

خونِ جگر بنوشم از رنج با تو گویم　للّٰہ ترک گرداں آں طرزِ راہبانہ

میں اپنے جگر کا خون پی کر رنج کے ساتھ تجھے کہتا ہوں خدا کے لئے وہ طریقہ راہبوں والا ترک کر دے

قہرِ عظیم آید بہرِ سزا کہ شاید　آخر خدا یہ سازد یک حکم قاتلانہ

(ورنہ) ایک بہت بڑا قہر آئے گا۔ جو سزا کے لئے سزاوار ہو گا۔ آخر کار ذات باری تعالےٰ ایک حکم قاتلانہ جاری کر دیں گے۔

کشتہ شوند مسلماں افتاں شوند خیزاں　از دست نیزہ بنداں یک قوم ہندوانہ

اس حکم میں مسلمان جان سے مارے جائیں گے۔ گرتے پڑتے ہوئے اٹھتے ہوئے ہوں گے۔ (یعنی نقصان اٹھائیں گے) ایک ہندو قوم کے ہاتھوں جو اسلحہ بند ہو گی۔

مشرق شود خرابے از مکر حیلہ کاراں　مغرب بہ ہند گریہ بر فعلِ سنگدلانہ

مشرقی پاکستان حیلہ کاروں کے فریب سے تباہ ہو گا۔ مغربی پاکستان والے سنگدلانہ فعل پر گریہ زاری کریں گے۔

ارزاں شود برابر جائیداد و جانِ مسلم　خوں می شود روانہ چوں بحرِ بیکرانہ

مسلمانوں کی جان جائیداد کی طرح سستی ہو گی۔ گہرے سمندر کی طرح مسلمانوں کا خون رواں ہو گا۔

شہرِ عظیم باشد اعظم ترین مقتل　صد کربلا چوں کربل باشد بجا نہ خانہ

ایک بہت بڑا شہر (ڈھاکہ) بہت بڑی قتل گاہ بنے گا، کربلا کی طرح سینکڑوں کربلائیں گھر گھر رونما ہوں گی

رہبرِ مسلماناں در پردہ یارِ آناں　امداد دادہ باشد از عہد فاجرانہ

مسلمانوں کا رہبر پردہ میں ان کا دوست ہو گا۔ اپنے فاجرانہ اقرار سے انہیں امداد دے گا۔

از گاف ششش حرفی نقال لعینہ پر شر　مفتح شود یقینی از مکر ما کرانہ

وہ شخص (اندرا گاندھی) جس نام گاف سے شروع ہو گا اس کے نام کے کل چھ حرف ہوں گے اپنے مکر و مکاری سے یقینی طور پر فاتح ہو گا۔ (گ - ا - ن - د - ھ - ی)

ایں قصہ بین العیدین از شین و نون شرطین ساز د ہنود بدرا مغلوب فی زمانہ

یہ واقعہ دو عیدوں کے درمیان جبکہ سورج درجہ پچاس پر ہوگا اور چاند شرطین کی منزل میں ہوگا ہندو ہر بڑے آدمی کو اس وقت مغلوب کردے گا۔ شین سے شمس مراد ہے۔ نون سے پچاس درجہ شرطین چاند کی دوتاریخ ہے۔ (یہ واقعہ ۲۱ نومبر ۱۹۷۱ء کو رُونما ہُوا جب صدر پاکستان یحییٰ خاں تھا)

ماہ محرم آید چوں تیغ با مسلماں ساز ند مسلم آندم قدام جارحانہ

محرم کے مہینہ میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار آجائیں گے۔ مسلمان اس وقت جارحانہ قدم اُٹھائیں گے۔

بعد آں شود چوں شورش در ملک ہند پیدا فتنہ فساد برپا بر ارض مشرکانہ

اس کے بعد ہندوستان کے ملک میں ایک شورش ظاہر ہوگی۔ مشرکانہ سرزمین پر فتنہ فساد برپا ہوگا۔

در حین خلفشار ے قومیکہ بت پرستاں بر کلمہ گویاں جابر از قہر ہندوانہ

اس خلفشار کے وقت بُت پرست قوم کلمہ گو مسلمانوں پر جابر ہوں گے۔ ہندوؤں کے قہر و غضب کی وجہ سے صبر کرنے والے ہوں گے۔

بر مومنانِ غربی شد فضلِ حق ہویدا آید بدستِ ایشاں مردانِ کاروانہ

مغربی پاکستان کے مسلمانوں پر ذاتِ باری تعالےٰ کا فضل ظاہر ہوگا۔ ان کے ہاتھ کام چلانے والے آدمی آجائیں گے۔

بہرِ صیانتِ خود از سمتِ کج شمالی آید برائے فتح امداد غائبانہ

اپنی امداد کے لئے شمال مشرق سے فتح حاصل کرنے کے لئے غائبانہ امداد آئے گی۔

آلاتِ حرب لشکر در کارِ جنگ ماہر باشند سہیم مومن بیحد بے کرانہ

جنگی ہتھیار اور جنگی معاملہ میں ماہر لشکر آئیگا مسلمانوں کو بیحد بے حساب تقویت پہنچے گی۔

عثمان و عرب و فارس ہم مومنانِ اوسط　　از جذبۂ اعانت آیند والہانہ

ترکی والے عرب والے ایران والے اور مشرق وسطی والے امداد کے جذبہ سے دیوانہ وار آئیں گے۔

اعراب نیز آیند از کوہ و دشت ہامون　　سیلاب آتشیں شد از ہر طرف روانہ

پہاڑوں اور جنگلوں سے اعراب بھی آئیں گے۔ آگ والا سیلاب چاروں طرف رواں ہوگا۔

چترال نانگا پربت با چین ملک گلگت　　بلکہ ہائے تبت گیرند جنگ آتشؔ (آتاں)

چترال، نانگا پربت، چین کے ساتھ گلگت کا علاقہ مل کر تبت کا علاقہ میدان جنگ بنے گا۔

یکجا شوند عثمان ہم چینیان و ایران　　فتح کنند ایشاں کل ہند غازیانہ

ترکی والے، چین والے اور ایرانی ایک جگہ ہو جائیں گے یہ سب تمام ہندوستان کو غازیانہ طور سے فتح کریں گے۔

غلبہ کنند ہمچوں مور و ملخ شبا شب　　حقّا کہ قوم مسلم گردند فاتحانہ

چیونٹیوں اور ٹڈیوں کی طرح راتوں رات غلبہ حاصل کریں گے۔ میں قسم کھاتا ہوں حق تعالیٰ کی کہ مسلمان قوم فاتح ہوگی۔

کابل خروج سازد در قتل اہل کفار　　کفّار چپ و راست سازند بسے بہانہ

اہل کابل کافروں کے قتل کرنے کے لئے نکل آئیں گے۔ کافرین دائیں بائیں بہانہ سازی کریں گے۔

از غازیانِ سرحد لرزد زمین چو مرقد　　بہر حصول مقصد آیند والہانہ

سرحدی غازیوں سے زمین مرقد کی طرح لرزے گی۔ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دیوانہ وار آئیں گے۔

از خاص و عام آیند جمع تمام گردند	در کار آں فتر اینا صد گونہ غم افزانہ

عام خاص لوگ سب کے سب جمع ہو جائیں گے۔ اس کے کام میں سینکڑوں قسم کے غم کی زیادتی ہوگی۔

بعد از فریضہ حج بلیش از نماز فطرہ	از دست رفتہ گیرند از ضبط غاصبانہ

یہ واقعہ بڑی عید کے بعد اور (چھوٹی) عید الفطر کی نماز سے پہلے ہوگا۔ ہاتھ سے گئے ہوئے علاقہ کو حاصل کر لیں گے اور جو انہوں نے غاصبانہ ضبط کیا ہوا ہے

رود اٹک بہ سہ بار از خون اہل کفار	پر مے شود بہ یکبار جیحان جاریانہ

دریائے اٹک کافروں کے خون سے تین مرتبہ یک بارگی جاری ہوگا۔

پنجاب، شہر لاہور، کشمیر ملک منصور	دو آب شہر بجنور گیرند غالبانہ

پنجاب، شہر لاہور، ملک کشمیر نصرت شدہ گنگا اور جمنا۔ شہر بجنور پر مسلمان غالبانہ قبضہ کر لیں گے۔ (دو آب سے مراد دریائے گنگا اور دریائے جمنا ہے)

از دختران خوشتر وا ز دلبران مہرو	گیرند ملک آں شو خلقے مجاہدانہ

خوبرو لڑکیاں اور حسین دلربائیں، مجاہدین مال غنیمت میں اپنی ملکیت میں لے لیں گے۔

بعد از عقب ایں کار مغلوب اہل کفار	مسرور فوج جرار باشند فاتحانہ

اس کام کے بعد کافر مغلوب ہو جائیں گے۔ جری لشکر خوش ہو جائے گا اور فاتح ہوگا۔

ایں غزوہ تابہ شش ماہ چوں ہم رستہ ہا	مسلم بفضل اللہ گردند فاتحانہ

یہ لڑائی چھ ماہ تک انسانوں میں گھلی ملی رہے گی مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل سے فاتح ہوں گے۔

خوش می شود مسلماں از لطف فضل یزداں	خالق نماید اکرام از لطف خالقانہ

مسلمان ذات باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوش ہو جائیں گے۔ ذات باری تعالیٰ

لطف و کرم خالقانہ فرمائیں گے۔

کشتہ شوند جملہ بدخواہ دین و ایماں ۔ کل ہند پاک باشد از رسم ہندوانہ

دین اور ایمان کے بدخواہ لوگ جان سے مارے جائیں گے۔ تمام ہندوستان ہندو گورنمنٹ سے پاک ہو جائے گا۔

یک زلزلہ کہ آید چوں زلزلہ قیامت ۔ آں زلزلہ بہ قہر در ہند سندھ میانہ

ایک زلزلہ قیامت کے زلزلوں کی طرح آئے گا۔ وہ زلزلہ قہر بن کر ہند اور سندھ میں نمودار ہو گا۔

چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد ۔ تجدید باب گردد جنگ سہ نوبتانہ

ہندوستان کی طرح مغرب کی یعنی یورپ کی تقدیر خراب ہو جائے گی۔ تیسری عالمگیر جنگ تازہ ہو جائے گی۔

آں دو الف کہ گفتم الفے تباہ گردد ۔ "ر" حملہ ساز یابد بر الفِ مغربانہ

دو الف انگلستان اور امریکہ جو پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک الف (انگلستان) تباہ ہو جائے گا۔ روس انگلستان پر حملہ کر دے گا۔

جیم شکست خوردہ با "ر" برابر آید ۔ آلاتِ نار آرند مہلک جہنمانہ

جرمنی یا جاپان عالمگیر جنگ دوم میں شکست خوردہ روس کے ساتھ برابری کرے گا یا ساتھ مل جائے گا۔ جنگ میں آتشی ہتھیار بڑے مہلک قسم کے جہنمی استعمال کریں گے۔

"ر" ہم خراب باشد از قہر سین سازد ۔ از او امان یابد از حیلہ و بہانہ

روس بھی چین کے قہر و غضب سے تباہ ہو جائے گا۔ چین سے روس مکر اور بہانہ سے امان حاصل کر کے جان بچائے گا۔

کاہ الفِ جہاں گو یک نقطہ سوختہ ۔ الا کہ اسم یادش باشد متوّرخانہ

انگلستان اتنا تباہ ہوگا۔ کہ اس کا ایک نقطہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مگر اس کا نام اور ذکر کتب ہائے تاریخ میں باقی رہ جائے گا۔

تعزیر غیبی آید مجرم خطاب گیرد
دیگرنہ سرفرازد برطرز راہبانہ

یہ انہیں غیبی سزا ملی اور خطاب مجرم حاصل ہوا۔ دوسرا کوئی شخص راہبوں کی طرح سر بلندی نہ کرے گا۔

دنیا خراب کردہ باشند بے ایماناں
گیرند منزل خود فی النار دوزخانہ

ان لوگوں نے بے ایمانوں نے اپنی دنیا خراب کرلی ہے۔ آخر کار اپنی منزل دوزخ میں انھوں نے بنالی۔

رازے کہ گفتہ ام من دُرّے کہ سفتہ ام من
باشد برائے نصرت اسناد غائبانہ

وہ راز جو میں بیان کرچکا ہوں وہ موتی جو میں پرو چکا ہوں یہ غیبی سند ہے اور میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی مدد یقیناً کریں گے۔

عجلت اگر بخواہی نصرت اگر بخواہی
کن پیروی خدارا در قول قدسیانہ

اے مخاطب! اگر تو عجلت چاہتا ہے یا اللہ کی مدد چاہتا ہے۔ خدا کے لئے اللہ کے نیک بندوں کے قول کی پیروی کر۔

تا سال بہتری از کان زھوقاً آید
مہدیٔ عروج سازد از مہد مہدیانہ

حتیٰ کہ بہترین سال اِذَا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا والا سال آجائے۔ امام مہدی علیہ السلام مہدیانہ ہدایت والے عروج پکڑیں گے۔

ناگاہ بہ موسم حج مہدی عیاں باشد
ایں شہرتش عیانش مشہور در جہانہ

اچانک حج کے ایام میں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ ان کی ظاہر ہونے والی یہ شہرت دنیا میں مشہور ہوگی۔

زیں بعد از اصفہان دجّال ہم برآید   عیسیٰؑ برائے قتلش آید ز آسمانہ

اس کے بعد اصفہان شہر سے دجّال کافر ظاہر ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السّلام اس کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے تشریف لے آئیں گے۔

خاموش باش نعمت اسرارِ حق مکن فاش   در سال کُنتُ کنزاً باشد چنیں بیانہ

اے نعمت اللہ شاہ! خاموش ہو جا رَبّ کے رازوں کو ظاہر نہ کر۔

(کنتُ کنزاً) پانچ سو اڑتالیس ہجری میں میں واقعات بیان کر رہا ہوں۔

ک - ن - ت - ک - ن - ز - ا

۲۰ + ۵۰ + ۴۰۰ + ۲۰ + ۵۰ + ۷ + ۱

= ۵۴۸ ہجری

اولیاء اللہ کا علم، علمِ الٰہی ہوتا ہے

میرے بزرگو اور دوستو! ذاتِ باری تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ تحقیق ہم نے انسان کو احسنِ تقویم میں تخلیق کیا یعنی ہم نے انسان کو پیکرِ حسن و جمال بنایا یا پھر یوں کہا جائے۔ ہم نے حضرتِ انسان کو مراتبِ خمسہ الٰہیہ کا جامع بنایا۔ خمسہ الٰہیہ کیا ہیں؟ :-

(۱) غیبِ مطلق (۲) غیب مضافِ مطلق (۳) شہادت مطلق۔ (۴) شہادت مضافِ مطلق (۵) حضرتِ انسان (فی احسن تقویم)

۱۔ غیب مطلق جس کا نشان اعیانِ ثابتہ ہیں۔ یعنی صورِ علمیہ ذاتی علمی کو غیب الغیب تعینِ اول کو حقیقتِ محمدیہ کہا جاتا ہے۔ معلوم ہو کہ ذاتِ باری تعالےٰ

کی معلومات ذات کے علم سے مقدّم ہیں۔ اسی لئے شیخ اکبر محی الدین بن عربی رضؓ نے فرمایا۔ کہ ذاتِ باری تعالےٰ کی معلومات نے ذات کے نفس سے ذات کو علم عطا کر دیا۔

۲۔ غیبِ مضافِ مطلق جس کا نشان عالمِ ارواح ہے۔ یہ مجرّد ہے۔ بسیط ہے۔ بے صورت ہے۔ بے حد ہے۔ لا متناہی ہے خرق و التیام سے پاک ہے۔ تجزّی اور تبعیض سے پاک ہے۔ یہ ظہور کا پہلا مرتبہ ہے اور مراتبِ کونیہ کا بھی پہلا مرتبہ ہے۔ جیسا کہ مرتبۂ وحدت مجمل تھا۔ ویسا ہی یہ مرتبہ مجمل ہے۔

۳۔ شہادتِ مطلق جس کا نشان عالمِ مُلک ہے۔ اسی کو عالمِ اجسام بھی کہتے ہیں۔ اور یہ ظہورِ اتم کا درجہ ہے۔ جو تعیّنات ذات کے بطون میں موجود تھے۔ جب ذات نے انہیں ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو لباسِ اوّل جو اُن کو دیا گیا۔ وہ عالمِ ارواح یعنی غیبِ مضافِ مطلق کا دیا گیا۔ جو غیرِ اِمْتِیَازِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ ہے پس جب وہ ظہورِ اتم کے درجہ کو پہنچا۔ تو اس میں اِمْتِیَازُ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ پیدا ہو گئی۔ اور یہ مرتبہ تجزّی اور تبعیض کو قبول کرتا ہے

۴۔ شہادتِ مضافِ مطلق یہ عالمِ شہادت کا مضاف ہے جس کا نشان عالمِ مثال ہے۔ یہ عالمِ مثال عالمِ ارواح اور عالمِ اجسام کے درمیان ایک برزخ ہے۔ اس کی ایک جہت عالمِ ارواح کے مشابہ ہے اور ایک جہت عالمِ اجسام کے مشابہ ہے۔ جو کچھ عالمِ ارواح میں مجمل تھا۔ وہی کچھ عالمِ مثال میں مفصّل موجود ہے۔ بہ اعتبارِ اشکال لطیفہ عالمِ ارواح کے مشابہ ہے اور مقداری ہونے کے اعتبار سے عالم

اجسام کے مشابہ ہے۔ عالمِ مثال کی وسعت کے سامنے یہ کائنات ایسے ہے۔ جیسے کہ ایک بڑے وسیع میدان میں ایک انگوٹھی رکھ دی جائے اس عالم مثال کی دو قسمیں ہیں :۔

(۱) مثالِ مطلق (۲) مثال مقید۔ جیسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں وہی مثال مقید ہے جیسے ہم اپنا خیال کہتے ہیں۔ وہی مثال مقید ہے۔ مثالِ مطلق کے دو الگ الگ برزخ ہیں۔ (۱) مثال امکانی (۲) مثال معانی

جو کچھ اس عالم میں ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ مثالِ مطلق سے نزول کرتا ہے۔ تو اس کو مثال امکانی کہتے ہیں۔ پھر اس عالم سے عروج کرکے دوسرے عالم کی طرف عروج کرتا ہے۔ تو اس کو مثال معانی کہتے ہیں۔

۵۔ حضرتِ انسان جو غیبِ مطلق اور غیبِ مضافِ مطلق اور شہادتِ مطلق اور غیبِ مضاف شہادتِ مطلق کا جامع جمیع مراتب ہے۔ پس ذاتِ حق نے ان خمسہ الٰہیہ ہی کو اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ارشاد فرمایا۔ اور حضرت انسان انہی خمسہ جواہر کا حامل ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ٥ پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچوں سے نیچے۔ یعنی اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کا جوہر رکھ کر پھر اسے حجابات میں محجوب کر دیا۔ چونکہ بوجہ حجابات ہی یہ مراتب حضرتِ انسان پر پوشیدہ رہتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے یعنی ایمان ایسا لائے۔ کہ ایمان کے تینوں درجہ عِلْمُ الْیَقِیْن سے عَیْنُ الْیَقِیْن اور حَقُّ الْیَقِیْن حاصل کرنے کے بعد اعمالِ صالح سے یہ حجابات دور کر دئے۔ تو جب حجابات دور ہو جاتے ہیں تو اس پر یہ تمام

مراتب جن کا حضرتِ انسان جامع ہے۔ کھل جاتے ہیں۔ جب مراتب کھل جاتے ہیں۔ تو اس پر اَحسَنِ تَقوِیمٌ روشن اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ تو پھر یہ انسانِ کامل ہے۔ ولی اللہ ہے۔ تو جب یہ مقام حاصل ہو گیا تو دیکھنے کو بندہ ہے۔ مگر صفاتِ ذاتِ باری تعالے کے ہیں جیسے کہ آسیب زدہ کی مثال ناطق ہے۔ کہ دیکھنے کو آدمی ہے۔ مگر صفات آسیبی ظہور پذیر ہیں۔ جیسا کہ حضرتِ رومیؒ نے فرمایا ؎

چوں پری غالب شود بر آدمی　　　گم شود از مرد وصفِ مردمی

پس جب صفات ذاتِ حق کے ہو گئے۔ تو بظاہر صورتِ انسان کی ہے۔ مگر صفات و شیون ذاتِ حق کے ہیں۔ پس اسی مقام پر حضرتِ رومیؒ نے فرمایا ؎

اولیاءِ اللہ اللہ اولیاء　　　ہیچ فرقے درمیاں نبود روا

جو اللہ کے ولی ہیں۔ اللہ اُن کا ولی ہے۔ اللہ اور ولی کے درمیان فرق کرنا جائز نہیں۔ چونکہ صفات بدل گئے۔ تو اب یہ مقام حاصل ہوا کہ جو اللہ کا علم ہے وہ ولی کا علم ہے۔ اور جو ولی کا علم ہے۔ وہ اللہ کا علم قرار پایا۔

دُعا کریں۔ کہ ذاتِ باری تعالیٰ سب مومنوں کو دینِ اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیں۔ آمین۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

تالیف و تصنیف

حافظ محمد مسرور "نظامی"

لائل پور (مغربی پاکستان)

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء

تقریظ

زیر نظر کتاب مستطاب المسمّٰی بہ "پیشگوئی نعمت اللہ ولیؒ" کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ مجھے بیحد مسرّت ہوئی۔ کہ متذکرہ بالا کتاب کی تالیف و تصنیف فاضلِ نوجوان جناب حکیم حافظ محمّد سرور صاحب نظامی لدھیانوی نے پایۂ تکمیل تک پہنچا کر تشنگانِ فنِ تصوّف کی پیاس کو بجھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت قبلہ نعمت اللہ شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ ایک مشہور و معروف صوفی باکمال اور عالم بے مثال تھے۔ جن کو علوم غریبہ اور فنونِ لطیفہ میں انتہائی دسترس تھی۔ جس کا زندہ ثبوت آپ کی یہ پیش گوئی ہے۔ مؤلّف موصوف کو چونکہ علمِ تصوّف و عرفان میں ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔ اور ان کی تربیت حضرت العلّامہ ابوالحقائق پیر السیّد امانت علی شاہ چشتی نظامیؒ سجادہ نشین آستانہ بیت الامان مغلپورہ گنج لاہور نے بطریق احسن کی تھی۔ فقط

خادم العلماء والفقراء

(حکیم) السیّد وارث الجیلانی

(فاضل مکّہ معظمہ) ادارہ فیضان پیپلز کالونی

لائل پور